New Era Magazine

عجب بندھن

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تہنیت علی

از ہما وقاص

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عجب بندھن

از ہما وقاص

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یہ کیا کیا اپ نے۔۔۔؟؟

دانت پیس کر خونخوار نظر اپنے سامنے کھڑی اس دھان پان سے وجود کی لڑکی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں سالن کا باؤل تھا جس میں سے اب کچھ سالن چھلک کر اس کی سفید شرٹ کو داغ دار کر چکا تھا۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔

اس نے جلدی سے انگلی دانتوں میں دبائی تھی۔۔۔انکھیں حیرانی سے تھوڑی سی پھیل گئی تھیں لیکن شرارت ہنوز قائم تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری۔۔۔؟؟

دانیال نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔غصہ تو اسکی لاپرواہی پر زیادہ تھا۔۔

میری ساری شرٹ خراب کردی۔۔۔

اب وہ ایک نظر اپنی شرٹ پر ڈال رہا تھا جو اب عجیب ہی شکل اختیار کر چکی تھی۔۔۔اور پھر ایک کھا جانے والی نظر سامنے کھڑی اس لڑکی پر ڈالی جس نے دو دن میں ہی اس کے ناک میں دم کردیا تھا۔۔

اول تو وہ ہمیشہ کی طرح اس شادی پر بلکل نہیں انا چاہتا تھا لیکن اس دفعہ اماں کی بے جا ضد تھی جس کے اگے گھٹنے ٹیکتے ہی بنی تھی اسکی۔۔ ان پر اسکی شادی کا عجب بھوت سوار ہوگیا تھا۔۔۔انھوں نے کوئی لڑکی پسند کرلی تھی اپنے عجیب سے خاندان میں سے جس کے لیے اس دفعہ اسے بھی اپنے ساتھ ہی گھسیٹ لائی تھیں کہ شادی پر ایک نظر ڈال لینا۔۔۔وہ لڑکی تو ابھی تک دیکھ نہیں پایا تھا ہاں البتہ اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے تنگ کر چھوڑا۔۔۔

مجھے نہیں پتا چلا بھئی۔۔اپ تو ایسے غصہ کر رہے۔۔۔اتنا رش ہے شادی کا۔۔۔

ماہم نے ناک سکیڑ کر کہا اور ہونٹوں کو بھینچ کر دائیں بائیں ایسے جنبش دی جیسے اس کا کوئی قصور نہ ہو۔۔۔

اپ اگر ارام سے چل لیں گی اس طرح اچھل اچھل کر صبح سے جیسے پھر رہی ہیں نہیں پھریں گی تو میرا خیال ہے بہت سارے لوگ بچ جائیں گے نقصان سے۔۔۔

دانیال نے غرانے کے انداز میں کہا۔۔

وہ کل سے یہاں تھا اور اس لڑکی کو اس نے ایک منٹ کے لیے بھی کہیں سکون سے بیٹھے نہیں دیکھا تھا۔۔۔بچی اتنی بھی نہیں تھی جتنی اس کی حرکتیں بچگانہ تھیں۔۔۔اونچی اونچی اواز میں قہقے لگاتی بچوں کے پیچھے ان کے کھانے کی چیزیں چھیننے کے لیے بھاگے پھرتی۔۔۔کبھی کسی سے ٹکراتی تو کبھی کسی سے۔۔۔

اتنا بھی کیا نقصان ہوا اپ کا ہاں۔۔۔

اپنے ساتھ کھڑی دوسری لڑکی کو باؤل تھما کر اب وہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے ماتھے پر بل ڈالے الٹا اسی پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔

میرا خیال ہے اپ اندھی نہیں ہیں۔۔یہ میری شرٹ پر اپکو نشان نظر ا رہے ہوں گے۔۔اور یہ ابھی اسی وقت میں بدل کر باہر نکلا ہوں۔۔۔

دانیال نے شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ اواز اب غصے سے بھاری ہو رہی تھی۔۔۔

ایک تو اتنے کم کپڑے رکھ کر لایا تھا شادی کے لیے۔۔۔اماں کے بہت کہنے کے باوجود اسے کوفت ہورہی تھی بیگ بھر بھر کر لے جانے میں۔ اب ان محترمہ نے اس شرٹ کا بھی ستیاناس کر چھوڑا تھا۔۔۔پاگل کہیں کی۔۔۔

اتار کے دیں مجھے۔۔۔

بڑے انداز سے ہوا میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا۔۔؟؟؟

دانیال نے ناسمجھنے کے انداز میں بھنویں اچکا کر کہا۔۔۔

جی اتار کے دیں نہ۔۔۔ابھی دھلاوا دیتی ہوں۔۔۔

لاپرواہی کے انداز میں کہا۔۔۔

دانیال کو اسی لاپرواہی سے تو چڑ تھی۔۔۔وہ نہ تو خود لاپرواہ تھا اور نہ کسی کی یوں لاپرواہی برداشت ہوتی تھی۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

اب ہٹیں گی یہاں سی کہ۔۔۔

رستے کے روکے ہوئے اسکے وجود پر ایک ناگوار سی نظر ڈال کر کہا۔۔۔

اوہ۔۔۔جائیں۔۔۔جائیں۔۔۔

ماہم نے طنزیہ سے انداز میں ایسے کہا جیسے کہہ رہی ہو جان چھوڑیں بھئی۔۔۔

یہ کون ہیں محترم۔۔۔؟

پاس کھڑی ارسہ نے پوچھا۔۔۔

میری امی کی چچا زاد بہن ہیں۔۔۔ان کے بیٹے ہیں جناب۔۔۔

ماہم نے بڑے انداز سے گردن پر ائے بالوں کو جھٹکا دیا۔۔

پہلے تو کسی شادی میں نہیں دیکھا ان کو۔۔۔

ارسہ نے تھوڑی پر انگلی ٹکاتے ہوئے اسی راستے کی طرف دیکھا جہاں

سے ابھی وہ پھنکارتا ہوا نکلا تھا۔۔۔

ارے کہاں یاد نہیں۔۔۔بچپن میں بھی ایک طرف بیٹھے رہتے تھے یہ۔۔
سب ان کو چھیڑتے تھے۔۔۔

ماہم نے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے یاد دلایا۔۔۔

ارے ہاں۔۔ایا یاد۔۔۔یار تب تو عجیب مسکین سا تھا۔۔اب تو بڑا ہینڈسم ہو گیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے خاک ہینڈسم ویسے کے ویسے ہیں سڑیل سے۔۔مجھے تو ایسے لڑکے زہر لگتے۔۔۔ناک پر چوبیں سو گھنٹے غصہ ہی جمائے رکھتے ہوں۔۔۔

ماہم نے بھی گھور کر اسی جگہ پر دیکھا جہاں سے ابھی ابھی وہ گزر کر گیا تھا۔

اماں کوئی اور لڑکی نہیں ملی تھی اپکو کیا۔۔۔؟

دانیال نے حیرانی سے کھلے منہ سے اس لڑکی کو دیکھا اور پھر دانت پیستے

ہوئے پاس بیٹھی نازش کو کہا۔۔

جو بڑے لاڈ سے اسے سامنے کسی پانچ سال کے بچے سے چپس کا پیکٹ چھینتی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتا رہی تھیں یہ ہے وہ لڑکی جو میں نے تمھارے لیے پسند کر چھوڑی ہے۔۔۔

دانیال کے بھنویں اپنی جگہ سے اوپر چلے گئے تھے اور ماتھے پر چند ناگواری کے بل نمودار ہوگئے تھے۔۔۔اس چھلاوا نما لڑکی کی حرکتوں نے دو دن میں اس کی زندگی عذاب کر چھوڑی تھی اور اماں اسے پوری زندگی کے لیے مسلط کرنے پر تلی ہوئی تھیں۔۔۔

کیوں کیا برائی اس میں۔۔۔دیکھ تو کیسی پیاری شکل اور ایسے چھوٹی سی چنچل سی گھر میں رونق ہو جائے گی۔۔۔

نازش نے دوپٹے کا کونا منہ میں دبا کر سرگوشی کی اور دور کھڑی ماہم کے سراپے کو محبت پاش نظروں سے دیکھا۔۔۔

ارے اماں بس کریں۔۔۔

دانیال نے بے زار سے لہجے میں کہا۔۔۔

دیکھیں تو ذرا عجیب ہی مخلوق لگ رہی۔۔اب وہ پانچ سال کے بچے سے چپس کا پیکٹ چھین رہی ہے۔۔۔

دانیال نے ناگوار سی شکل بنا کر اماں کو اس کی عجیب حرکت کے بارے میں باور کروایا۔۔۔

وہ پہلے تو بچے کی منتیں کرتی رہی کہ وہ پیکٹ اسے دیے دے۔۔۔لیکن جب وہ نہیں مانا تو اب اس سے چھین رہی تھی بچا بھی روتا ہوا پورا زور لگا رہا تھا۔۔۔

ارے تو کیا ہوا شوخ سی ہے۔۔۔ہنستی کھیلتی۔۔۔قہقہوں سے گھر گونج جائے گا۔۔۔

نازش نے اس کی کسی بات کو بھی سنجیدہ نہ لیتے ہوئے اس لڑکی کی بلائیں اتاری۔۔۔

وہ گھر کی ازلی خاموشی سے تنگ آ چکی تھیں۔۔۔جب سے فروا کی شادی

ہوئی تھی تب سے گھر کا سناٹا کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔۔دانیال پر پڑھنے کا بھوت سوار تھا اب جا کر انجنئیرنگ مکمل ہوئی تھی۔۔۔

بس کریں اماں یہ ندیدہ پن ہے اس کا۔۔۔اور اتنی زور سے ہنستی ہے کہ ارد گرد چار پانچ لوگ تو ویسے ہی دہل جاتے۔۔۔

دانیال نے اپنے ازلی سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔

اپکو پتہ ہے اچھی طرح مجھے ایسی لڑکیاں بلکل نہیں پسند۔۔۔

اس نے لبوں پر زبانی پھیری چور نظروں سے ارد گرد دیکھا کہ کوئی ان کی باتیں نہ سن رہا ہو۔۔۔اور تھوڑے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

میں ہرگز ہرگز اس عجیب سی مخلوق سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔اپ بلکل بات اگے نہیں چلائیں گی۔۔۔

انگلی دو ٹوک انداز میں نازش کی انکھوں کے اگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے پہلے کب میری کوئی بات مانی۔۔۔

نازش کی انکھوں میں فورا سے پانی تیرنے لگا تھا۔۔۔ایک بیٹا ویسے ہی

جہان فانی سے کوچ کر چکا تھا۔۔اب یہ ایک تھا وہ اس کو ہر گز کھونا نہیں چاہتی تھیں۔۔اسکی ہر خوشی اپنی زندگی میں ہی دیکھنا چاہتی تھیں۔

نہ نہ کرتے تیس کے ہو چلے ہو۔۔۔اب بھی اپنی ہی من مانی کرتے رہو گے۔۔۔

انھوں نے دوپٹے سے انسو پونچھے۔۔۔

اماں اب خیر تیس کا تو نہیں ہوا ابھی میں۔۔۔

دانیال نے خجل سا ہو کر کہا۔۔۔

جو بھی ہو تم نے کہا تھا شادی میری مرضی سے کروگے۔۔۔اب میں جو چاہوں پسند کروں۔۔۔

خفا سی شکل بنا کر نازش نے کہا۔۔۔

اماں یہ عجیب دھونس ہوئی یار۔۔۔پلیز اس کے علاوہ اور کوئی بھی۔۔

دانیال نے سامنے کرسی پر بیٹھی مزے سے بچے سے چھین کر لیا گیا پیکٹ کھاتی لڑکی کی طرف دیکھا۔۔ہلکے سے گھنگرالے بال جو کندھوں سے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیچے ارہے تھے۔۔۔کندھوں پر ڈالے ساتھ بیٹھی لڑکی کے ساتھ گپے لگانے میں مصروف تھی۔۔۔

ارے مجھے تو اس جیسی اور کوئی نہیں نظر ائی اور تو دیکھ لے میں اس دفعہ یہاں سے بات پکی کر کے ہی جانے والی ہوں۔۔

نازش نے ماتھے ہر بل ڈال کر کہا۔۔۔

نہیں تو تیرے ابا کروا دیں گے اس نازلین سے شادی۔۔۔وہ لے جائے گی میرے بیٹے کو اپنے ساتھ باہر میں کیا کروں گی اکیلے یہاں۔۔۔

انھوں نے روہانسی اواز میں کہا۔۔۔

ان کو ڈر تھا کہ فراست اپنی بہن کی بیٹی سے ان کے بیٹے کی شادی کروا دیں گے اور وہ ہمیشہ باہر پلی بڑھی لڑکی ان کے بیٹے کو بھی ہمیشہ کے لیے باہر لے جائے گی۔

اماں اچھا چپ نہ۔۔۔اچھا۔۔

دانیال نے کوفت زدہ شکل بنا کر اردگرد نظر دوڑائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شادی والے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔مہندی کا فنکشن کچھ دیر میں ہی شروع ہونے والا تھا۔۔وہ کل صبح یہاں لاہور اۓ تھے۔۔۔بچپن میں خاندان کی ایک دو شادیوں میں شرکت کے بعد اس نے دور دراز کی شادی کے تقریبات میں جانا بلکل چھوڑ دیا تھا۔۔اج کوئی دس بارہ سال بعد وہ ایا تھا۔۔۔اپنی اماں کے رشتہ داروں کی کسی شادی پر۔۔۔سنجیدہ طبیعت کا مالک کچھ تو وہ پہلے سے تھا اور کچھ نبیل کی موت کے بعد زیادہ ہی چپ سا رہنے لگا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیل سب سے بڑا تھا اس سے چھوٹی فروا تھی اور تیسرے نمبر پر یہ تھا۔۔۔نبیل کی عجیب موت ان کی زندگی کے سارے رنگ لے اڑی تھی۔۔وہ کچی عمر میں کسی لڑکی کی محبت میں ایسا گرفتار ہوا کہ اس کے نہ ملنے کے غم میں اپنی ہی جان لے بیٹھا تھا۔۔اس کی موت نے دانیال کے ذہن پر ایسا گہرا اثر چھوڑا تھا کہ اسے محبت جیسی خرافات سے نفرت سی ہو گئی تھی۔۔۔

نبیل کی موت کے بعد اس کی لڑکی ذات میں دلچسپی بلکل ختم ہوگئی

تھی۔۔۔اسے لڑکیوں سے محبت کرنا ان کے پیچھے وقت برباد کرنا اور ان کے پیچھے جان تک دے دینا انتہائی کوئی بیوقوفانہ عمل لگتا تھا۔

کیا مائیں اپنے بیٹوں کو اپنے سینوں سے لگا کر اس لیے سینچتی ہیں کہ وہ جوانی میں کسی انجان لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو کر اس ماں کی ممتا کو ہی چھلنی کر جائیں جس کی اس ایک رات کا قرض وہ ساری زندگی نہیں اتار سکتے جو اس نے ان کے لیے جاگ کر گزاری ہو۔۔نبیل کی اس ناگہانی موت کے وقت وہ سولہ سال کا تھا اور نبیل بائیس سال کا۔۔وہ دن اور اج کا دن اسے لڑکی سے خاص طور پر ایسی شوخ چنچل لڑکیوں سے عجیب سی چڑ تھی۔۔۔بہت عرصے تک تو شادی کرنے سے ہی منا کرتا رہا اب وہ اٹھائیس کا ہو چلا تھا اماں کو فکر کھائے جاتی تھی۔۔۔کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی خوشی دیکھ بھی پائیں گی کہ نہیں۔۔۔

بیٹا شادی سے پہلے ایسی ہی ہوتی سب لڑکیاں۔۔۔بدل جائے گی تیرے رنگ میں ڈھل جائے گی۔۔۔

انھوں نے محبت سے دانیال کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا۔۔۔اگر میرا جینا اجیرن کر چھوڑا اس نے تو۔۔۔؟

دانیال نے اچٹتی سی نظر سامنے بیٹھی اس افت پر ڈالی جو اماں اسکی زندگی میں لانا چاہتی تھیں۔۔۔

ارے رنگ بھر دے گی تیری پھیکی زندگی میں۔۔۔

اماں نے ماتھا چوما تھا۔۔۔

چلیں پھر بھروا لیں ان محترمہ سے میری زندگی میں رنگ۔۔۔

دانیال نے ہار مانتے ہوئے ٹھنڈی اہ بھری تھی۔۔۔

اپ خوش رہیں بس۔۔

اس نے ماں کے چہرے پر برسوں بعد سکون دیکھ کر کہا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

امی۔۔۔بات سنیں میری۔۔۔

ماہم نے شازیہ کا بازو زور سے پکڑ کرایک طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

www.neweramagazine.com

وہ تیزی سے بڑے سے برامدے سے ہوتی ہوئی جا رہی تھی جو کھچا کھچ مہمانوں سے بھرا پڑا تھا جو بھاگ دوڑ میں رات کے فنکشن کے لیے تیار ہورہے تھے۔وہ کوئی سنسان گوشہ تلاش کر رہی تھی۔۔۔پھر سٹور پر نظر پڑتے ہی وہ شازیہ کو وہاں لے جا چکی تھی۔۔

میں اس کھڑوس سے ہر گز نہیں کروں گی شادی۔۔۔ماہم نے غصے سے انکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔۔

وہ تو سانس بھی سوچ سوچ کر لیتا ہے۔۔۔

بے زار سی شکل بنا کر ہونٹوں کو عجیب سے زاویہ میں گھوماتے ہوئے کہا۔

شازیہ اور باسط نے اسے بلا کر اسکے رشتے کی بابت سے اسے اگاہ کیا تھا کیونکہ نازش کراچی جانے سے پہلے اسے دانیال کے ساتھ منسوب کرکے جانا چاہتی تھی۔۔اسکے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے یہ سن کر کہ وہ اکڑو سنگھ اس کی ساری زندگی کا ساتھی بنے گا۔۔۔

بات ایسے کرتا ہے جیسے ہر لفظ پر ٹیکس ادا کرتا ہو۔۔۔

ماہم نے ناک چڑھا کر دانیال کی اگلی خوبی گنوائی تھی۔۔۔

چپ کر تیرے ابا نہ سن لیں کمبخت کہیں کی۔۔۔

شازیہ نے ڈر کر اس کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو روکنے کے لیے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

اور کیا اس لوفر ارقم سے کروا دیں تمھاری شادی۔۔۔نہ کسی کام کا نا کاج کا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازیہ نے دانت پیستے ہوئے محلے کے لڑکے کا کہا جو بہت دفعہ ان کے ہاں ماہم کے لیے رشتہ بھیج چکا تھا۔۔۔

امی نام نے لیں اس لنگور جیسی شکل والے ارقم کا میں کون سا اس کی خاطر انکار کر رہی اللہ توبہ امی۔۔۔

ماہم نے افسوس سے شازیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنا اچھا سمجھدار بچہ ہے خوش شکل۔۔اچھا کمانے والا۔۔۔

شازیہ اب پھر سے اسے ڈانٹنے کے انداز میں دانیال کی خوبیاں گنوانا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

امی۔۔۔کیا اچار ڈالوں گی ان ساری خوبیوں کا میں۔۔۔مجھے ایسا باس قسم کا شوہر نہیں چاہیے۔۔۔

ہوا میں ناگواری سے ہاتھ چلایا اور دھپ سے پاس پڑے پلنگ پر منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔

مجھے دوستوں کی طرح ہنسنے کھیلنے والا شوہر چاہیے۔۔اپ نے دیکھا اس کو کیسے اکڑو سا ہے۔۔

روہانسی سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

شروع سے اپنے ذہن میں ایسا ہی ہمسفر سوچا تھا جو اس کی شرارتوں میں اس کا ساتھ دے گا۔۔۔جیسے وہ زندگی جیتی اسی ڈھنگ سے جیے گا۔۔۔ لیکن یہاں تو معاملا ہی الٹ تھا۔۔۔موصوف کوئی انتہائی ہی بڈھی روح اپنے جسم میں لیے اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔۔مسکراہٹ تو دیکھی

www.neweramagazine.com

تک نہ تھی ان دو دن میں اسکے چہرے پر ہاں البتہ اپنے لیے ناگواری بہت بار دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

چپ کر جا۔۔چپ کر جا بیوقوف کہیں کی۔۔تیرے ابا سن لیں گے۔۔۔

شازیہ نے باسط سے ڈرتے ہوئے کہا۔۔وہ تو اس کو بتانا بھی نہیں چاہتے تھے۔۔۔شازیہ نے تھوڑی ضد کی تو وہ راضی ہوئے تھے کہ چلو بتا دو اسے ذہنی طور پر سیٹ ہو جائے۔۔۔

امی مجھے نہیں پسند وہ کلف لگا شخص۔۔۔

بچوں کی طرح عجیب جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔۔

ارے یہ کلف دوسروں کے لیے ہوتی۔۔بیوی کے تو سب ہی غلام ہوتے۔۔۔

شازیہ نے پیار سے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔

اور تجھ جیسی تو ویسے ہی دیوانہ بنا ڈالے گی اس کو۔۔۔

شازیہ نے شرارت سے گال کھینچے تھے۔۔۔

امی مجھے کوئی شوق نہیں چڑھا۔۔پتا ہے کل سالن کیا گر گیا مجھ سے غلطی سے۔۔موصوف نے تو ایسی ایسی سنا ڈالی خدا کی پناہ سمجھو بس۔۔۔

ماہم ابھی بھی منہ بسورے ہی بیٹھی تھی۔۔۔

لیکچر ہی دیتا رہے گا مجھے ہر وقت۔۔۔

ہاتھ اٹھا کر ماں کو انے والے وقت سے ڈرایا تھا۔۔۔

اچھا چل چپ اب بس۔۔۔جلدی سے تیار ہو جا اب۔۔۔اور تمیز سے رہیو۔۔۔نازش کے سامنے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازیہ نے ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالنے والا انداز اپنایا تھا۔۔۔اور تھوڑے غصے کے انداز میں تنبیہ کیا۔۔۔

تیرے ابا بہت خوش ہیں اس رشتے سے۔۔۔

شازیہ نے اسے خبردار ہی تو کیا تھا۔

وہ کچھ بولنے کے لیے پر تول ہی رہی تھی کہ وہ باہر نکل گئی تھیں۔۔

اور وہ یوں ہی کپڑوں کے ڈھیر لگے پلنگ پر ہاتھ دھرے بیٹھی تھی۔۔۔

اماں۔۔۔اسے منع کریں۔۔۔یہ ڈانس نہیں کرے گی۔۔

دانیال نے نازش کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔جبکہ نظریں سامنے کھڑی ماہم پر تھیں جو تین لڑکیوں کے ساتھ ابھی ابھی ڈانس فلور پر ائی تھی۔تینوں اپنی کمر کے گرد دوپٹے باندھ رہی تھیں مطلب ڈانس شروع کرنے ہی والی تھیں۔۔۔

ماہم شہد رنگ کے چمکتے جوڑے میں دمک رہی تھی۔۔۔ایک تو ویسے بہت خوش شکل تھی اوپر سے پورے لوازمات کے ساتھ تیار ہوئی تھی۔

دانیال نے ایک بھرپور نظر اب کسی اور نظریے سے ڈالی تھی وہ واقعی مکمل دلکشی کو سمیٹ کر ایک ہی سراپے میں سینچی ہوئی دوشیزہ تھی۔۔ ایک دم سے دل کو عجیب سی الجھن ہوئی تھی کل وہ باقاعدہ اسکے نام سے منسوب ہونے جا رہی تھی اور پھر چند ماہ میں ہی شادی تھی۔۔۔اور وہ یوں اس کے نا پسندیدہ کام کو سر انجام دینے کے لیے کھڑی تھی۔۔۔

بہت سے کزنز سیٹیاں بجا رہے تھے۔۔۔یہ سب دیکھ کر وہ ضبط سے لب

بھینچتا ہوا نازش کے پاس ایا تھا۔۔

ارے بیٹا ایسے کیسے ابھی تو بات ہی ہوئی ہے صرف۔۔نازش نے حیرانگی سے دانیال کو دیکھا تھا۔۔

تو اماں ہاں ہوگئی ہے نہ!اپ کہیں جاکر شازیہ خالہ کو منع کریں اسے۔۔

دانیال کو عجیب الجھن ہونے لگی تھی۔۔دل کررہا تھا جائے اور اسے خود کھینچتا ہوا فلور سے اتار دے۔۔۔

بیٹا تو کیا ہے ساری بچیاں مل کر ہی کررہی ہیں۔۔ایسے اچھا نہیں لگے گا۔۔

نازش نے خجل ہوتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔۔۔

اماں تو ایسے مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔مجھے شادی نہیں کرنی پھر۔۔

دانیال نے اپنے ازلی غصے میں دانت پیستے ہوئے کہا۔

اچھا اچھا ایک منٹ۔۔۔

نازش نے ایک دم اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا وہ تو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی مشکل سے اسے راضی کر پائیں تھی۔۔۔

وہ تیزی سے چلتی ہوئی کچھ دور کھڑی شازیہ کے پاس ائی تھیں۔۔۔

شازیہ۔۔۔میری بات سننا ذرا۔۔۔

نازش نے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے دھیرے سے پر جوش کھڑی شازیہ کو کہا تھا۔۔

جی جی کہیں کسی چیز کی ضرورت ہے کیا۔۔۔

شازیہ جلدی سے متوجہ ہوئی اور خوش دلی سے پوچھا۔۔

ارے نہیں۔۔۔بس وہ۔۔۔

نازش نے تھوڑے جزبز سے انداز میں لب کچلے اور اردگرد دیکھا۔۔۔

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟

شازیہ نے پریشان سی ہو کر کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ماہم کو کہیں ڈانس مت کرے۔۔۔دیکھیں دانیال۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نازش نے تھوڑا رک رک کر شرمندہ سے لہجے میں کہا تھا۔۔

اوہ میں سمجھ گئی۔۔۔اپ بلکل پریشان نہ ہوں بس وہ بچیوں نے مل کر کیا تھا تیار ڈانس۔۔۔میں ابھی منع کیے دیتی ہوں۔۔۔

شازیہ نے فورا نازش کی شرمندگی دور کرنے والے انداز میں کہا۔۔

اور تیزی سے دوپٹہ سنبھالتی ماہم کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔

ماہم۔۔۔ماہم۔۔۔

شازیہ ماہم کا بازو پکڑ کر ایک طرف لے گئیں۔۔

وہ جو ابھی ڈانس شروع ہی کرنے والی تھی تھوڑی عجیب نظروں سے شازیہ کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

تم لوگ کرو بیٹا۔۔۔اس کو کچھ کام ہے۔۔۔

شازیہ نے معزرت کے انداز میں ارسہ اور عارفہ سے کہا۔۔۔اور اس کا بازو پکڑ کر زبردستی ایک طرف لے ائی تھیں۔۔۔

کیا ہے امی۔۔۔بیچ میں سے ہی کھینچ لائیں مجھے۔۔کیا افت اگئی اب۔۔۔

ماہم نے بازو سہلاتے ہوئے ماتھے پر بل ڈال کر ناگواری سے پوچھا۔

تو بس رہنے دے ڈانس کرنے کو۔۔۔

شازیہ نے پھولی سانس کو بحال کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔۔۔

امی۔۔۔میں ایک ہفتے سے ارسہ والوں کے ساتھ اپنی ٹانگیں تڑوا رہی ہوں۔۔۔اور اج اپ مجھے کھینچ کر لے ائی ہیں وہاں سے۔۔۔پہلے بھی تو کرتی تھی میں اب کیا مسئلہ ہوگیا۔۔۔

ماہم کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔عجیب نا سمجھی کے انداز میں شازیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا وہ دانیال۔۔۔۔

شازیہ نے نظریں چرائیں۔۔

اس کو پسند نہیں بیٹا یہ سب۔۔۔

انھوں محبت سے کہا۔۔۔

چلیں جی۔۔۔ہوگئے نہ شروع۔۔۔امی میں نہ کہتی تھی عجیب کوئی سڑو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قسم کا انسان ہے۔۔۔

ماہم نے ناک سکیڑ کر کہا۔۔دل کیا جا کر زور سے کندھا ہلا کر پوچھے کیا خرید لیا ہے مجھے جناب نے۔۔۔

خدا کی پناہ ابھی تو کوئی رشتہ نہ ناطہ۔۔۔جناب دھونس جمانا بھی شروع۔۔

غصے سے ماہم نے دانت پیستے ہوئے کہا اور ایک نظر اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھے دانیال پر ڈالی جو اسی کی طرف چور نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

اسکو دیکھتے ہی فورا نظروں کا زاویہ بدل ڈالا تھا۔۔۔

ارے بات مانتی ہے میری جوتی۔۔۔میں تو کروں گی ڈانس۔۔۔

ماہم نے زور سے پیر پٹخا تھا جبکہ نظریں ابھی بھی دور کھڑے دانیال پر ٹکی تھیں۔۔۔اس نے انکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھا تھا۔۔۔

ماہم خبردار جو گئی باہر۔۔۔ٹانگیں توڑ دوں گی۔۔۔اچھا بھلا ایا رشتہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔۔۔

شازیہ نے اگے بڑھ کر زور سے بازو دبوچا تھا ماہم کا۔۔۔

افف امی۔۔۔

تکلیف سے کراہ گئی تھی وہ۔۔۔

تو نکلے میری بلا سے۔۔۔عجیب انسان ہے جان نا پہچان نواب ابھی سے شوہر بن بیٹھے۔۔۔

غصہ ابھی بھی ناک پر دھرا تھا اسکے۔۔۔

میں تو شوہر بننے کے بعد نہ مانوں گی اس کی یہ ابھی کی بات کر رہے زبردستی۔۔۔

بازو چھڑوانے کی کوشش میں ہلکانے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

چل اب چپ کر جا بے شرم۔۔۔کھڑی رہ ادھر۔۔۔

شازیہ نے غصے سے کہا تھا اور ایک جھٹکا دیا تھا بازو کو۔۔۔

ماہم ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔

امی۔۔۔۔۔

اس نے بے چارگی سے دیکھا تھا شازیہ کو جب کہ ڈانس ختم ہونے کے بعد اب سب تالیاں پیٹ رہے تھے۔۔

ارسہ کی بڑی بہن ناہید یعنی کہ اسی کے بڑے چچا کی بیٹی کی شادی تھی جس کے لیے وہ اتنی پر جوش رہی تھی۔۔اور ان جناب نے ساری خوشی اور جوش پر پانی ہی پھیر دیا تھا۔۔۔ماہم نے کھا جانے والی نظروں سے گردن اکڑائے کھڑے دانیال کو دیکھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔

اس کے عقب سے مردانہ وجاہت بھری اواز ابھری تھی۔۔۔

دھیرے سے ماہم نے نازک سراپہ موڑا تھا۔۔۔

وہ بلکل سامنے تھوڑے ناگواری کے انداز میں کھڑا تھا۔۔۔ماہم نے ارسہ کے ہاتھ اسے پیغام بھجوایا تھا کہ وہ چھت پراس سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔ دانیال پہلے تو عجیب الجھن کا شکار ہوا اس ناگوار فرمائش پر پھر دوسری دفعہ ارسہ نے پھر سے پیغام بھجوایا تھا۔۔جس پر وہ بے دلی سے اوپر ایا

تھا۔اب ارسہ سیڑھیوں میں کھڑی تھی۔جو نیچے سے کسی کی امد کی خبر کے لیے کھڑی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔اپ سے بات کرنی تھی مجھے۔۔۔

بڑے لاپرواہ اور ناگواری کے انداز میں کہا۔۔۔

جی کہیں۔۔۔ویسے یہ طریقہ بلکل مناسب نہیں ہے۔۔۔

دانیال نے اردگرد نظر ڈالی اور لبوں پر زبان پھیرکر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طریقہ تو اپکا بھی مناسب نہیں تھا۔۔

دانت پیستے ہوئے اپنے اڑتے گھنگرالے بالوں کو زبردستی کانوں کے پیچھے اٹکاتے ہوئے ماہم نے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔کونسا۔۔؟؟

بڑی ناسمجھی کے انداز میں دانیال نے کہا اور بھنویں اچکا کر چہرہ تھوڑا سا اگے کیا۔۔

وہ جو اپ نے میرا فنکشن ہی خراب کر چھوڑا۔۔

اس کے ایک دم چہرہ قریب کرنے پر ایک عجیب سا احساس ہوا تھا۔۔جو بھی تھا لیکن وہ اتنا خوبرو ضرور تھا کہ سامنے کھڑا بندہ ایک لمحے کے لیے اس کا اسیر ہو جائے۔۔ماہم نے بڑی مشکل سے اواز کو مدھم ہونے سے روکا تھا۔۔۔وہ کیوں کمزور بنے اس کے سامنے۔۔۔

میں کیوں خراب کروں گا اپکا فنکشن۔۔۔

دانیال نے بے یقینی سے کندھے اچکا کر ہونٹوں کو تھوڑا سا باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

اپ ایک بات بتائیں۔۔۔میرا اپ سے ابھی رشتہ ہی کیا تھا کہ اپ نے دھونس جمائی مجھ پر۔۔۔

ماہم کو اس کے انداز پر تپ چڑھ گئی تھی تو محترم اس بات کو کسی کھاتے میں ہی نہیں لاتے ہیں۔۔۔

یہ میری زندگی ہے۔۔مجھے اچھا لگتا ہے ڈانس کرنا۔۔۔

ماہم نے تھوڑی گردن اکڑا کر کہا تھا۔۔۔

لیکن مجھے نہیں اچھا لگتا کہ جو لڑکی ایک دن بعد میرے نام سے منسوب ہونے جا رہی وہ یوں سب کے سامنے ناچے۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔۔

اور ایک معنی خیز نظر اس پر نئے رشتے کے حوالے سے ڈالی۔۔ڈھیلے سے اونچے سے کرتے میں ملبوس تھی۔۔۔دوپٹہ گلے میں بے نیازی سے جھول رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات میں پورا چاند چھت کو روشن کیے ہوئے تھا۔اور وہ اپنے نام کے معنی کی طرح دوسرا چاند ہی لگ رہی تھی۔۔۔خوبصورتی کے معاملے میں تو اماں نے لاجواب انتخاب کر چھوڑا تھا۔بس عقل سے پیدل ہی تھی۔۔

دانیال نے دل میں سوچا اور لبوں کو مسکرانے سے روکا تھا۔۔۔

اپ کو کس نے کہا کہ میں شادی کے لیے راضی ہوگئی ہوں۔۔۔

ماتھے پر بل ڈال کر سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ بڑے رعب سے گویا

ہوئی۔

میں اپ سے ہر گز شادی نہیں کروں گی۔۔۔

چہرے کا رخ ایک طرف کر کے ناگواری ظاہر کی۔۔۔

عجیب کوئی بدتمیز سی بے باک لڑکی ہے۔۔

دانیال کے ماتھے پر پھر سے ناگواری کے بل ا گئے تھے۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہوئی کیونکہ میں تو خود اپ سے شادی کرنے پر رضامند نہیں ہوں۔۔۔

بڑے سنجیدہ انداز میں کہا اور لبوں پر پھر سے زبان پھیری۔۔

یہ تو بس میری اماں کا دل ا گیا ہے اپ پر۔۔۔

جیبوں سے ہاتھ نکال کر ہوا میں سیدھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو اپ منع کر دیں۔۔۔

ماہم نے فورا تیزی سے کہا۔۔۔

کیوں میں کیوں کروں اپ کریں منع۔۔۔

دانیال نے بھنویں اچکا کر کہا۔۔

مجھے تو ویسے بھی اپنی اماں کی پسند سے شادی کرنی ہے۔۔۔اب ان کو اپ پسند ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ان کے لیے میں اپکو ساری عمر بھی برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔

بڑے لاپرواہ انداز میں کہا۔۔۔

سامنے کھڑی ماہم کے جیسے تن بدن میں اگ لگ گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔

دانت پیس کر اور انکھیں سکیڑ کر کہا۔۔۔

مطلب سمجھانے کا میرے خیال سے یہ مناسب وقت اور موقع نہیں ہے اپ کو منع کرنا ہے شوق سے کریں۔۔۔لیکن میری طرف سے معزرت ہاں۔۔

بڑے انداز میں بارعب لہجے میں دو ٹوک کہا۔۔۔

ماہم کا غصے سے چہرہ لال ہوگیا تھا۔۔کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ دانیال پھر سے بول پڑا۔۔۔

نیچے جائیں رات بہت ہورہی۔۔۔

وہی بارعب انداز۔۔۔تھوڑا سا پیچھے ہو کر اسے ہاتھ کے اشارے سے نیچے جانے کا کہا۔۔۔

میری مرضی میں جب بھی جاؤں۔۔اپ جائیں۔۔۔

اس کے رعب چلانے کے انداز پر ماہم جل کر رہ گئی تھی۔۔۔ناک پھلا کر کہا۔

نہیں اپ جائیں پہلے۔۔۔میں کچھ دیر ٹھہر کر جاؤں گا ایسے لوگوں کی نظروں میں ائیں گے۔۔۔

دانیال نے پھر سے با رعب انداز میں ہی کہا تھا۔۔

وہ حیران کھڑی بھنویں اچکائے اس کے انداز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جائیں پلیز۔۔۔

دانیال نے پھر سے ہاتھ کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

وہ پیر پٹختی چل دی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کیوں اماں کو بار بار منع کر رہے پاگل ایسی کوئی پیاری لڑکی ہے۔۔۔

فروا کی اواز فون سے ابھری تھی۔۔جس پر شرٹ کا کالر ٹھیک کرتے کرتے اس کے ہاتھ تھم سے گئے تھے۔

اچھا تو پہنچ گئی تم تک بھی خبر واہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طنز سے بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولا تھا۔۔۔

رات کا سارا منظر انکھوں کے اگے گھوم گیا تھا۔۔اگر وہ اس سے بےزار تھا کہ وہ اس کے مزاج کی نہیں ہے تو خوش وہ بھی نہیں تھی۔۔۔

ساری رات اس بات نے بے چین کیے رکھا تھا اسے۔۔۔

ہاں تو ابھی تصویر دیکھی اس کی۔۔۔سچ کہوں بس یہی ہونی چاہیے بھابھی میری۔۔۔

فروا چہک رہی تھی۔۔۔

ہاں اماں کے بعد ایک تمھاری ہی کمی تھی پوری ہوئی۔۔۔

دانیال نے ٹھنڈی سانس بھری تھی۔۔۔

محترمہ تو شاید اج انکار کر دے۔۔۔

لب بھینچ کر اس کی رات والی بات کو سوچا تھا۔۔۔

تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے ہاں کر چکا ہوں میں۔۔۔

فروا کو اتنا کہہ کر خوش کر دیا تھا۔۔۔اور اس کی خوشی پر لب اس کے بھی مسکرا دیے تھے۔۔۔

اچھا۔۔۔بڑی بات ہے۔۔۔

فروا نے قہقہ لگاتے ہوئے چھیڑنے کے انداز میں کہا۔

کوئی بات نہیں عجیب کوئی بیوقوف قسم کی لڑکی ہے۔۔۔صرف شکل ہی ہے عقل سے پیدل ہے۔۔۔

دانیال نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔پیاری تو وہ تھی۔۔اس بات پر تو دل نے بھی سر خم کیا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ایک تم ہی سمجھدار پیدا ہوئے ہو اس دنیا میں۔۔۔

فروا نے چڑانے کے سے انداز میں کہا۔۔۔

ہاں وہ تو میں ہوں۔۔۔

ایک نظر خود کو سامنے لگے شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔

اچھا چلو۔۔۔تمھاری تعریفیں سننے کے لیے نہیں فون کیا تھا میں نے۔۔

فروا نے مصنوعی روٹھنے کے سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

خدا حافظ۔۔

فروا کے خدا حافظ کا جواب دے کر وہ اب باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔

افف ماہا۔۔۔

ارسہ نے پاس کھڑی ماہم کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی تھی۔۔۔

ادھر دیکھ۔۔۔پاگل لڑکی اس کے لیے منع کررہی۔۔۔

پر جوش مگر دھیمے لہجے میں ماہم کے کان کے قریب سر گوشی کی تھی۔۔

ماہم نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا اور پھر چند لمحے تو مبہوت سی ہوگئی تھی۔۔۔

گرے چیک والے کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ اس پر بجلیاں گرا رہا تھا۔۔

ایک دم سے جیسے دل پر گدگدی سی ہوئی تھی۔۔۔کچھ عرصے کے بعد وہ پورے کا پورا اس کا ہونے والا تھا۔۔ریڑھی کی ہڈی میں جیسے کرنٹ دوڑ گیا تھا۔۔۔

کیا پرسنیلٹی ہے۔۔۔

ارسہ نے پھر سے سرگوشی کی تھی۔۔۔

بڑی مشکل سے خود کو ارسہ کے سامنے سنبھال پائی تھی۔۔۔

ہمم سو تو ہے۔۔۔پر انداز تو چیک کرو ذرا۔۔لگتا جیسے کتنے برسوں سے

مسکرایا نہ ہو۔۔۔

ہونٹ کو دانتوں میں دبائے اب وہ شرارت سے ارسہ کو کہہ رہی تھی۔

حالت دیکھ اپنی کیسے بلش ہو رہی ہو۔۔۔

ارسہ نے اس کی طرف دیکھ کر قہقہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پاگل کہیں کی۔۔۔

اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتی وہ ایک طرف کو چل دی تھی۔۔۔۔

اور وہ واقعی میں یہ سوچنے لگی تھی کہ وہ کیوں منع کر رہی تھی رشتے سے۔۔۔۔

ماشااللہ۔۔۔اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔

نازش نے اگے بڑھ کر ماہم کا ماتھا چوما تھا۔۔۔اور پھر پیسے اس کے ہاتھ پر رکھ دیے تھے۔۔۔

وہ ہلکے سبز رنگ کے جوڑے میں دھیرے سے مسکراہٹ دباتی دانیال

کے دل کے تار بجا گئی تھی۔۔۔

تو اس ادا کو میں کیا سمجھوں پرسوں تو بہت جوش میں کہہ رہی تھی۔۔۔

نہیں کرنی شادی مجھے۔۔۔

نا چاہتے ہوئے بھی دانیال سب سے نظریں بچا کر اس پر اچٹتی سی نظر ڈال رہا تھا۔۔۔

شازیہ اب دانیال کے بابا کے ساتھ اؤں گی باقاعدہ رسم کر کے جاؤں گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نازش نے شازیہ کے کندھے پر فرط محبت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

دانیال اپ بھی ساتھ ا کر بیٹھو۔۔۔

شازیہ نے اب دانیال کو رسم کرنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔

دانیال نے جزبز سا ہو کر نازش کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی نازش کو کہہ چکا تھا کہ میری کسی قسم کی کوئی رسم نہیں ہو

گی۔۔۔اپ بس ماہم کی رسم کریئے گا۔

لیکن یہاں تو پھر اس کو ساتھ بیٹھنے کے لیے بلایا جا رہا تھا۔۔۔سر کے پیچھے خارش کرتا ہوا وہ تھوڑا فاصلہ دے کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اکڑ تو دیکھو جناب کی۔۔۔

ماہم کو اس کا یوں دور ہو کر بیٹھنا عجیب طرح سے لگا تھا۔۔۔

صحیح کہہ رہے تھے میں صرف ان کی اماں کی پسند ہوں اور کچھ بھی نہیں۔۔۔

ایک دم سے دل بجھ سا گیا تھا۔۔۔

ہمم تو محترمہ صرف مجبور ہی ہیں۔۔۔

رسم کے دوران پھر چور سی نظر اپنے ساتھ بیٹھی ماہم پر ڈالی تھی جو اب پریشانی سے لب کچل رہی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نہیں جی مجھے بھی کوئی شوق نہیں چڑھا۔۔۔۔

ماہم نے گھور کر ارسہ کو دیکھا تھا۔۔۔

میں اس اکڑو کو خود فون کروں۔۔۔اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔۔

ماہم نے ماتھے پر بل ڈال کر دانت پیستے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

ماہم اور دانیال کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔نسبت کی رسم ہو ماہم کا تو بہت دل تھا اس میں پر دانیال نے منگنی کرنے سے انکار کر دیا بقول اس کے یہ فضول رسم ہے بس بات پکی ہو گئی ہے یہ بہت ہے۔ ماہم کا دل اس خبر پر برے طریقے سے کٹا تھا اسے بھی سب لڑکیوں کی طرح شوق تھا اس کی نسبت کا بڑا سا فنکشن ہوتا اس میں دانیال اس کی انگلی میں اپنے نام کی انگوٹھی پہناتا لیکن یہاں تو محترم نے سرے سے منع ہی کر دیا تھا۔۔۔اور اب ارسہ کا کہنا تھا کہ میں اسے خود فون کروں اگر وہ نہیں کرتا۔۔۔کیوں میں کوئی ایسی گری پڑی ہوں جو میں فون کروں۔۔۔جب ان کا دل ہی نہیں تو میں کیوں کروں۔۔۔

ارے اب کچھ دن ہی تو رہ گئے ہیں شادی کو۔۔۔

ارسہ نے اس کا کندھا ہلایا تھا۔۔

ماہم ایک دم سے خیالوں سے باہر ائی تھی۔۔۔

ہاں لیکن ایسی بے تابی لڑکے وہاں دکھاتے جہاں ان کی پسند کی شادی ہو۔۔۔

سپاٹ چہرے سے کہا۔۔اور اپنے بڑے بڑے ناخن تراشنے لگی۔۔۔

یہاں بس دھونس جمانا تو اچھے سے اتا نواب کو۔۔۔

دانت پیس کر وہ ڈانس والا واقع یاد کیا جب بڑا حق جماتے ہوئے اسے ڈانس کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔لیکن اب رشتہ ہوتے ہوئے بھی ایک دن بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

کتنا دل کرتا تھا وہ اس سے رات رات بھر باتیں کرے۔۔۔اپنی بے تابیاں بتائے۔۔۔اس کے حسن کی تعریفیں کرے۔۔۔شادی کے بعد کی کچھ منصوبے بنائیں۔۔لیکن یہاں تو شاید جناب کے پاس اس کا نمبر تک نہیں ہوگا۔۔۔

ہو سکتا ہے امنے سامنے بات کرنا چاہتے ہوں گے۔۔۔

ارسہ نے قہقہ لگا کر کہا۔

ہمم۔۔۔ہو سکتا ہے۔۔۔

ماہا نے بے دلی سے فائل ایک طرف رکھا۔۔۔

کھڑوس کہیں کا۔۔۔

منہ میں غصے سے بڑبڑائی تھی وہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں پتہ ہے میں ایسا ہوں ہی نہیں۔۔۔

سیب کے سلیقے سے کٹے ہوئے کش کو سلیقے سے منہ کہ اندر رکھتے ہوئے دانیال اپنے مخصوص سنجیدہ انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔

جھوٹ بولتے ہو کرتے تو ہو گے بات۔۔۔۔

فروا نے انکھ مار کر شرارت سے کہا۔۔۔

وہ دانیال کو چھیڑ رہی تھی کہ وہ ماہم سے بات کرتا ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔میرے پاس اس کا نمبر تک نہیں۔۔۔مجھے ایسے رات رات بھر فضول میں جاگ کر باتیں کرنا انتہائی کوئی بیوقوفوں والا کام لگتا۔۔

دانیال نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور پھر صبح افس میں جا کر میں صیحح سے کام ہی نہ کر پاؤں۔۔۔

بڑے انداز سے کندھے اچکا کر ہونٹوں کو بے نیازی سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

بڑی بات ہے جناب۔۔۔

فروا نے شرارت سے کہا۔۔۔اور بےیقینی میں قہقہ لگایا تھا۔۔۔

نہ کرو یقین تم خود اسے فون کرو اور پوچھ لو۔۔۔کہ ماہم باسط۔۔۔تمہیں کبھی دانیال فراست کی کال ائی۔۔۔خود بتائی گی تمھیں وہ۔۔۔

دانیال نے پھر سے سیب کا کش منہ میں رکھا۔۔۔

وہ خود بھی کون سا بات کرنا چاہتی ہوگی مجھ سے زبردستی تو بے چاری

کی شادی ہورہی مجھ سے۔۔۔وہ تو شکر کرتی ہوگی کہ میں فون نہیں کرتا اسے۔۔۔

فروا نہیں میں سر ہلاتی ہنس رہی تھی اور وہ دل میں سوچ رہا تھا جبکہ ہونٹوں پر ایک طنزیہ سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

افف تھک گئی ہوں اب تو۔۔۔

ماہم نے روہانسی سی شکل بنا کر کوئی ہزارویں دفعہ کمرے کا جائزہ لیا تھا۔۔۔

جتنا خوبرو دانیال فراست خود تھا۔۔اس کے کمرے کی ہر چیز بھی اس کے سلیقے اور ذوق کے مطابق تھی۔۔ہر چیز ترتیب سے پڑی تھی۔۔۔ صاف ستھرا کمرہ تھا۔۔۔

اچانک اسے اپنا کمرہ یاد آ گیا تھا۔۔۔اسے تو کوئی چیز بھی ترتیب سے رکھنے کی عادت ہی نہیں تھی۔۔وہ تین بھائیوں کے بعد بڑی منتوں مرادوں پر لائی گئی اکلوتی بیٹی تھی اپنے ماں باپ کی۔۔لاڈ میں پلی تھی۔۔۔

بے ترتیبی۔۔۔سستی۔۔۔لاپرواہی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔

اتنے بھاری لہنگے میں اور اتنے بھاری زیور کے ساتھ اتنا میک اپ کیے وہ کب سے بیڈ پر بیٹھی دانیال کا کمرے میں انے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ اور وہ تھا کہ انے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اپنی کمر کے پیچھے اس نے تکیے درست کیے تھے۔۔چوڑیوں کی کھنک سے پورا کمرہ گونج اٹھا تھا۔۔۔

سرخ رنگ کے بھاری کام والے لہنگے میں وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔ لیکن جس کے لیے ڈھا رہی تھی وہ تو آ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔اماں کی پسند جو ٹھہری۔۔۔ماہم کا دل ایک دم سے ڈوبا تھا۔۔۔جو بھی تھا جب سے نسبت طے ہوئی تھی تب سے دانیال کے نام پر بھی دل دھڑک جاتا تھا اور اب نکاح کے بعد جب وہ پوری طرح اس کی بن کر کمرے میں بیٹھی تھی تو دل اور بھی اس کی محبت میں سرشار ہو رہا تھا۔۔۔

پتہ ہی نہ چلا کب انھیں سوچوں میں گم اس کی انکھ لگ گئی تھی۔۔۔

نہیں تم اپنے مشورے اپنے پاس ہی رکھو۔۔۔

دانیال نے قہقہ لگاتے ہوئے پاس کھڑے اذر سے کہا۔۔۔

وہ کب سے دوستوں میں گھرا بیٹھا تھا۔۔۔اذر اور فواد تو جانے ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

ابھی ہماری ذہنی ہم اہنگی ہوئی نہیں اور میں جاتے ہی اس پر شوہر کا حق جتا دوں۔۔۔ابھی تو پتہ نہیں وہ اس زبردستی کے رشتے کو قبول کر بھی پائی ہے کہ نہیں۔۔۔

دانیال نے سب کے مشوروں کو بلائے طاق رکھتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

بڑی مشکل سے رات کے دو بجے کے قریب ان کی محفل اختتام کو پہنچی تو وہ نازش کے پاس ایا تھا جو اس کو دیکھتے ہی الماری سے کچھ نکالنے لگی تھیں۔۔۔

دانیال بیٹا۔۔۔یہ۔۔۔۔

ایک لمبی سی مخملی سرخ ڈبیا انھوں نے دانیال کے ہاتھ میں تھما دی

تھی۔۔

یہ کیا ہے؟؟؟

دانیال نے الٹ پلٹ کر کے نا سمجھی کے انداز میں اسے دیکھا تھا۔۔

دلہن کو دینا ہے یہ اسے منہ دکھائی کہتے ہیں۔۔۔

نازش نے ہلکی سی چپت لگائی تھی۔۔۔اور نظر بھر کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

سیاہ شیروانی میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک دلکش لگ رہا تھا۔۔۔

جی اچھا۔۔۔۔

دانیال نے بڑے معودب انداز میں کہا اور نازش کو گلے لگایا۔۔۔

اب جاؤں یا کچھ اور بھی ہے دینے کو۔۔۔

مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔جب کے انکھوں میں شرارت بھری تھی۔

وہ جتنا بھی مضبوط بن لے۔۔۔اس کے دلکش سراپے نے اج اندر سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔اس کو ہاتھ پکڑ کر جب سٹیج پر چڑھایا تھا تو وہ جو ایک نظر اس پر ڈال بیٹھا تھا وہ روح میں ہی کہیں گڑ گئی تھی۔۔۔اب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کمرے میں جانا تھا۔۔تو دل بے وجہ ہی بے ترتیب ہو رہا تھا۔۔

نہیں جاؤ۔۔۔

نازش نے انکھوں کے نم کونوں کو صاف کیا اور شرارت سے چپت اس کے کندھے پر لگائی۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

ہلکی سی دستک کی اواز کے بعد اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔۔

خوشبوؤں سے مہکتے کمرے میں بیڈ پر وہ نیم دراز تھی۔۔۔

وہ جو کتنے ہی الفاظ ترتیب دیتے ہوئے کمرے میں ایا تھا سب کے سب زمین بوس ہوگئے تھے۔۔۔

وہ اس کا انتظار کرتے کرتے سو چکی تھی۔۔۔اہستہ سے چلتا ہوا وہ بیڈ کے بلکل قریب ایا تھا۔۔

وہ اپنے ہوش ربا حسن سمیت بھاری پلکوں والی انکھیں موندے سکون سے سو رہی تھی۔۔۔ماتھے پر لگی بندیا ایک طرف کو ڈھلک گئی تھی۔۔۔

مصنوعی کھانسنے کی اواز پر بھی وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اتنی گہری نیند سوتی ہے کیا۔۔۔اب اس کو اٹھانا کیسے ہے۔۔یا پھر سوتے رہنے دینا زیادہ بہتر ہے۔۔۔تھک بھی گئ ہوگی۔۔۔

دانیال نے اگے بڑھ کر اس کے تکیے کو درست کیا تھا۔۔۔وہ واقعی بہت گہری نیند میں تھی۔۔۔

وہ واش روم سے باہر نکلنے کے بعد بھی شیشے میں اس کے عکس کو بار بار دیکھ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیر برش کو اہستہ سے سنگھار میز ہر پر بجایا تھا۔۔پر ماہم پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

لہنگا بیڈ پر پھیلا پڑا تھا۔۔۔دانیال کمر پر دونوں ہاتھ رکھے پر سوچ انداز میں بیڈ کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

پھر اس کے لہنگے کو دھیرے سے ایک طرف سمیٹتے ہوئے بلآخر وہ اپنی جگہ بنا ہی چکا تھا۔۔۔

اج پہلی دفعہ زندگی میں اس کے علاوہ ایک اور زی روح اس کمرے میں موجود تھی۔۔اس کی شریک حیات جس کو اس کی ہی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا۔۔۔اس کے وجود سے اٹھنے والی بھینی بھینی سی خوشبو دل کو بے تاب کر رہی تھی۔۔۔

اب وہ بازو کو فولڈ کیے اپنی ہتھیلی پر سر ٹکائے اس دلکش وجود کو دیکھ رہا تھا جو اس کا تھا پورے کا پورا پر اس کی بے تابی اور بے چینی سے بلکل بے خبر سو رہا تھا۔۔۔

دھیرے سے اس کی ایک طرف ڈھلکی بندیا کو اپنے ہاتھوں سے درست کیا تھا۔۔۔

لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

عجیب شادی کی پہلی رات ہے میری۔۔۔میں اپنی سوئی ہوئی دلہن کے حسن سے انکھیں سیک رہا ہوں۔۔۔

ایک دم سے سیدھا ہو کر لیٹ کر سینے پر ہاتھ رکھے۔۔۔

یعنی کے محترمہ کو کوئی خوشی کوئی انتظار نہیں تھا۔۔مزے سے سو گیئں۔۔۔

انکھوں پر بازو الٹا کر کے رکھا اور پھر نیند اسے بھی اپنی اغوش میں سمیٹ چکی تھی۔۔۔

گال پر کچھ تکلیف کے احساس سے انکھ کھلی تھی۔۔

اففف دھیرے سے انکھیں کھلی تھیں۔۔۔اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اپنے بلکل ساتھ لیٹے دانیال کو حیرانی سے دیکھا۔۔۔

زور سے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔جلدی سے گردن گھوما کر گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔چار بج رہے تھے۔۔۔

اوہ۔۔۔پتہ نہیں کب ائے ہوں گے۔۔

لب دانتوں میں دبا کر سوچا۔۔۔اور ایک نظر ساتھ لیٹے دانیال پر ڈالی۔

محترم نائٹ ڈریس میں ملبوس انکھوں پر بازو ٹکائے ارام سے سو رہے

تھے۔۔۔

کھڑوس کہیں کا۔۔۔ایسی بھی کیا اکڑ اگر سو گئی تھی تو جگا ہی لیتے۔۔۔

اب دوپٹہ ان کے بازو کے نیچے پھنسا تھا اور ادھر سے اس کے سر پر پنوں سے ٹکا تھا۔۔۔ایک دم سے جو نیچے اترنے کی کوشش کی تو دانیال کے بازو کو جھٹکا لگا تھا اور اس کی انکھ کھل گئی تھی۔۔۔

وہ بار بار انکھیں جھپکتا ہوا سامنے بیڈ کے پاس پریشان سی کھڑی ماہم کو دیکھ رہا تھا لیکن دونوں طرف خاموشی تھی۔۔۔

دانیال کے اچانک اٹھ جانے پہ جیسے جان پسلیوں کے درمیان میں ا کر لرزنے لگی تھی۔۔۔اور وہ بس دیکھے ہی جا رہا تھا۔۔۔

ماہا نے دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر سمیٹا تھا۔۔۔چوڑیوں کی کھنک نے کمرے کی خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔

دانیال جیسے ایک دم سے ہوش میں ایا تھا۔۔۔بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے گلے کو مخصوص انداز میں صاف کرتے ہو اواز نکالی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔

دھیرے سے بھاری اواز میں کہا سونے کی وجہ سے اواز اور بھاری ہوگئ تھی۔۔

میں چینج کرنا چاہ رہی ہوں بہت تھک گئ ہوں۔۔۔

ماہم نے مدھر سی اواز میں کہا۔۔وہ واقعی بہت تھک چکی تھی اور میک اپ اب الجھن کا شکار کر رہا تھا۔۔۔

ڈریسنگ میز کے سامنے کھڑے ہو کر وہ الجھ کر رہ گئ تھی کتنی کوئی پنز تھیں دوپٹے میں کچھ کمر پر بھی لگائی ہوئی تھیں۔۔

ان کو کیسے اتاروں۔۔۔۔۔

وہ روہانسی سی ہو رہی تھی۔۔اور اتنی بے دردی اور بے ترتیبی سے وہ سب کچھ سنگھار میز پر رکھ رہی تھی۔۔۔

اس کو خود سے ہی گھلتے دیکھ کر دانیال کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

ایک ہی جست میں وہ بیڈ سے اتر کر نیچے بلکل اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

مے ائی۔۔۔؟؟

مدھم سے سرگوشی نما اواز ماہم کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔ایک دم وہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

دانیال اب اس کے دوپٹے کی پنز کھوج کھوج کر اتار رہا تھا۔۔۔دوپٹے کو پکڑ کر کمر پر لگائی گئی پنز کو دھیرے سے پکڑ کر کھولا تھا۔۔دوپٹے کے پلو لڑھکتے ہوئے دانیال کے پاؤں پر گرے تھے۔۔۔

اب وہ کندھے پر لگی پنز کو کھول رہا تھا۔۔۔

ماہم کی ریڑھی کی ہڈی میں جیسے میٹھے رس کی سوئیاں چبھنا شروع ہوگئی تھیں۔۔۔پلکیں گالوں پر لرزنے لگی تھیں۔۔۔

دانیال نے دھیرے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔۔

ماہم نے زور سے انکھیں بند کی تھیں۔۔۔

دانیال کو اس کے اس انداز پر ہنسی اگئی تھی۔۔۔

کیا ہوا کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔؟

دانیال کی سرگوشی بلکل کان کے پاس ہوئی تھی۔۔۔

اففف۔۔۔

ماہم کو ایسا لگا ابھی ڈھے جائے گی۔۔دل کی دنیا اتھل پتھل ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

اور بھی مدد چاہیے ہے کیا پنز تو اتر گئی ہیں۔۔۔

دانیال کی شرارت بھری اواز پر جیسے ہتھیلیاں ہی بھیگ گئی تھی۔۔۔

نہ۔۔نہیں۔۔۔

لڑکھڑاتی اواز میں بس اتنا ہی کہہ کر وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھی تھی۔۔۔جبکہ دانیال اپنی ہنسی چھپاتا ہونٹوں پر انگلیاں رکھے وہیں کھڑا تھا۔۔

اوہ۔۔۔

واش روم کی کنڈی اڑا کے وہ ایک دم سے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا

کر کھڑی تھی۔۔۔

یہ کیا ہے سب۔۔۔

اپنی غیر ہوتی حالت خود کو ہی سمجھ نہیں ا رہی تھی۔۔۔پھر دانیال کے اخری فقرے کو یاد کر کے پھر سے ہتھیلیوں میں منہ چھپا لیا تھا۔۔۔

اچانک نظر سامنے سنگھار میز پر گئی تو جیسے دانیال کا سر گھوم گیا ہر چیز اتار اتار کر یوں چھینک کر گئی تھی۔۔۔

اپنی صفائی اور سلیقہ پسندی کی پھڑکتی رگ کو بامشکل ضبط کرتا ہوا وہ بیڈ پر ا کر بیٹھا تھا۔۔۔

وہ سرخ ڈبی میں سے نکلے نیکلس نما باریک چین کو ہاتھوں میں ڈالے دیکھ رہا تھا جب وہ دھلے منہ اور سادہ سوٹ میں ملبوس باہر نکلی تھی۔۔۔

بیٹھو۔۔۔

دانیال نے پیچھے ہوتے ہوئے اپنے ساتھ جگہ بنائی تھی۔۔۔

وہ جزبز سی ہوتی دونوں لبوں کو بھینچے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

یہ منہ دکھائی۔۔۔

دانیال نے چین اگے بڑھاتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا تھا۔۔

اتنا تو پتا نہیں کھڑوس کو۔۔۔خود پہناتے ہیں۔۔۔

ماہم نے کڑھ کر سوچا اور چین پکڑ لی۔۔۔

اسے رکھنا ہے یا پہننا ہے۔۔۔؟؟

ماہم نے مدھر سی اواز میں کہہ کر خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔

تمھاری مرضی۔۔۔

بھرپور نظر ماہم کے دھلے ہوئے شفاف دلکش چہرے پر ڈالتے ہوئے کہا۔

ماہم نے چین کو گلے میں ڈال کر اگے گھوما کر بند کیا۔۔۔

ہمم۔۔۔ایک بات پوچھوں۔۔۔؟

دانیال ایک دم سے قریب ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔

وہ اس کے اتنا قریب ا جانے پر جھنیپ گئی تھی۔

پھر انکار کیوں نہیں کیا تھا۔۔۔

دانیال نے انکھیں سکیڑ کر مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمت ہی نہیں ہوئی۔۔۔

گھٹی سی مدھم سے اواز نکلی تھی ماہم کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

کیوں۔۔۔؟؟

ماہم کے دوپٹے کے پلو کو ہاتھ میں لے کر جزبات میں بھیگتی ہوئی اواز میں کہا۔۔۔

جیسے اپکی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ماہم کو سمجھ نہیں ا رہا تھا کہ اخر کو کس طرف نظر اٹھا کر دیکھے۔۔اول تو پلکیں اتنی بھاری ہو رہی تھیں کہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

مجھے تو کرنا ہی نہیں تھا انکار۔۔۔

دانیال نے محبت سے اس کے چہرے کا طواف کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔

کیوں۔۔۔؟؟؟

دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔۔کوئی لڑکی جتنی بھی پٹاخہ کیوں نہ ہو یہ لمحہ ہی ایسا ہوتا کہ ساری بہادری زمین بوس ہو جاتی ہے۔۔۔

سوچا برداشت کر ہی لیتا ہوں۔۔۔

دانیال نے شرارت سے کہا۔۔۔

ایسی بھی کیا مجبوری تھی۔۔۔

ماہم کا شرمانہ ایک دم سے جیسے ختم ہوا تھا۔۔۔دانت پیس کر پوچھا۔۔۔

ہمم۔۔مجبوری تو بہت سنگین تھی۔۔۔لیکن تمہیں سمجھ نہیں ائے گی۔۔۔

دانیال نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

میں اتنی بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔

ناک پھلا کر دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

پھر کتنی ہو۔۔۔؟؟

دانیال نے ایک دم سے اس کے گود میں رکھے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔

ماہم نے ایک دم سے زور سے انکھیں بند کی تھیں۔۔۔

کتنی بھی نہیں۔۔۔

لرزتی سی شرمائی ہوئی گھٹی سی اواز نکل پائی تھی جبکہ دانیال کے مضبوط ہاتھ میں اس کا نازک سا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔

چلو مان لیا۔۔۔

دانیال کو اس کی غیر ہوتی حالت پر پیار ا گیا تھا۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟

اچانک ماہم کی گال پر پڑے نشان پر نظر گئی تو بے ساختہ پریشان ہو کر دانیال نے اپنی ہتھیلی اس کے گال پر رکھی تھی۔۔۔

شاید وہ دوپٹہ گال کے نیچے آگیا تھا۔۔۔

لرزتی سی آواز میں ماہم نے کہا تھا۔۔دانیال تو جیسے گال سے ہاتھ اٹھانا بھول چکا تھا۔۔۔

اذان کی آواز پر وہ ایک دم سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

ماہا نے اٹکی ہوئی سانس بحال کی تھی جو اس کی جسارت پر لمحہ بھر کو تھم سی گئی تھی۔۔۔

دانیال تیزی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ وہ ابھی بھی بے ترتیب دھڑکنوں سمیت اسی لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

ماہم۔۔یہ تم چیزیں سمیٹ لو۔۔۔

دانیال نے ناگواری سے سارے دن کے بکھری ہوئی اس کی چیزوں کی طرف دیکھ کر کہا جو صبح سے اسی انداز میں ڈریسنگ میز پر بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔

وہ جو ابھی سو کر اٹھی تھی پریشان سی ہوئی پاس ائی تھی۔۔اور جلدی سے سارا کچھ اتنے برے طریقے سے میز کے دارز میں رکھنے لگی تھی۔

ایسے کیسے رکھ رہی ہو۔۔۔

دانیال نے ناگوار سی نظر اس کے اس طریقے پر ڈالی تھی۔۔۔

ک۔۔۔کیا۔۔مطلب۔۔۔

وہ ایک دم سے جزبز سی ہو کر رکی تھی۔۔۔

مطب ان کو ذرا ترتیب سے رکھو۔۔۔

رعب دار اواز میں دانیال نے کہا تھا۔۔۔

بعد میں رکھ لوں گی۔۔۔

ماہم نے دھیرے سے لاپرواہی کے انداز میں دراز بند کر دیا تھا۔۔

ماہم جلدی کرو پارلر جانا ہے۔۔۔

فروا دروازہ بجاتی ہوئی اندر ائی تھی۔۔۔

رہنے دو ایسے ہی بہت پیاری لگ رہی یہ۔۔

دانیال نے شرارت سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔تمہی کو صرف نہیں دیکھنا اسے باقی بھی بہت سے لوگوں نے دیکھنا ہے۔۔۔ولیمہ ہے اج۔۔۔

فروا نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

ماہم ا جاؤ جلدی سے۔۔میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

فروا تیزی سے کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

سنو۔۔۔

دانیال نے بیگ اٹھاتی ماہم کے قریب ا کر شرارت سے کہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔؟؟

وہ ایک دم جھینپ سے گئی تھی ابھی تو صبح والی جسارت پر دل صحیح سے قابو میں نہیں ایا تھا۔۔

اج بھی پنز اتارنی پڑیں گی کیا۔۔۔؟؟

تھوڑا سا جھک کر شرارت سے کہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔

ماہم نے زور سے کبوتر کی طرح انکھیں بند کی تھیں۔۔۔

ہممم۔۔۔تو پھر زیادہ لگوانا پنز۔۔۔

دانیال نے بھیگی سی اوز میں کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔۔۔

اوہ۔۔

ماہم تیزی سے دل کو سنبھالتی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

جبکہ عقب سے اتا دانیال کا قہقہہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر رہا

تھا۔۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

دھوپ میں جلتے ہوئے تن کو۔۔۔چھایا پیڑ کی مل گئی۔۔

روٹھے بچے کی ہنسی جیسے۔۔۔۔پھسلانے سے پھر کھل گئی

کچھ ایسا ہی اب محسوس دل کو ہو رہا ہے۔۔۔۔

برسوں کے پرانے زخم پر مرہم لگا سا ہے۔۔۔

کچھ ایسا اہم اس لمحے میں ہے۔۔۔یہ لمحہ کہاں تھا۔۔۔میرا۔۔۔۔۔۔۔

اب ہے سامنے اسے چھو لوں ذرا۔۔۔مر جاؤں یا جی لوں ذرا۔۔۔

خوشیاں چوم لوں۔۔یا رو لوں ذرا۔۔۔

دانیال کی گٹار پر چلتی انگلیاں اور اس کی اواز پورے میرج حال میں گونج رہی تھی۔۔۔

لیکن اس کی انکھیں محبت سے لبریز بار بار ہلکے گرے رنگ کے دلکش جوڑے میں ملبوس ماہم کا طواف کر رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا اس کی اواز کے جادو میں خوشگوار حیرت لیے گنگ بیٹھی تھی۔۔ولیمے کی تقریب پر بار بار دوستوں کے اسرار پر اس نے اپنے شوق کو سب پر ظاہر کیا تھا۔۔۔

اور گانا اس کے ماہا کے لیے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا۔۔

ماہم سے پہلے اس نے کسی بھی لڑکی کے بارے میں نہ ایسا محسوس کیا تھا اور نہ اس نے کبھی کوشش ہی کی تھی۔۔

وہ تو کسی لڑکی سے عشق کرنے کا قائل ہی نہیں تھا۔۔۔اور اج اس لڑکی کے اگے گھٹنے ٹیک چکا تھا جو کل رات ہی اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی۔۔۔

اپ کی اواز بہت اچھی ہے۔۔۔

بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھی وہ مدھر سی اواز میں گویا ہوئی تھی۔۔۔

تمھاری بھی۔۔۔

دانیال نے دھیرے سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔

ماہا دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔ساری غلط فہمی ایک دن میں ہی دل سے دھل گئی تھی۔۔۔دانیال اتنا بھی کھڑوس نہیں تھا۔۔اس نے انکھیں اٹھا کر سامنے محبت سے دیکھتے دانیال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تم میری زندگی میں انے والی پہلی لڑکی ہو۔۔۔اماں سے بہت محبت ہے مجھے۔۔۔اس کے بعد تم سے۔۔۔

وہ اپنی بھیگی سی اواز میں اسے بہت سی باتیں بتا رہا تھا۔۔۔اور اس کے ہاتھوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

اور وہ کھوئی کھوئی سی اپنے دل کے بادشاہ کی باتوں کو سن رہی تھی۔۔

یہ ناخن کب اتارنے ہیں۔۔۔

دانیال نے اپنے بالوں میں ماہا کے پھرتے ہاتھ کو پکڑ کر اگے کیا تھا۔۔

کیوں۔۔۔اتارنے کیوں میرے اپنے ہیں۔۔۔

ماہا نے مدھر سا قہقہ لگا کر کہا تھا۔۔۔

تمھارے ہیں۔۔۔۔۔؟؟

دانیال ایک دم اچھل کر بیٹھا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔

ماہا نے حیرت سے اس کے چہرے ہر پھیلتی ناگواری کو دیکھا۔۔۔

چڑیل ہو کیا۔۔۔خون پیتی ہو۔۔۔

دانیال نے خود پر ضبط کر کے شرارت کے انداز میں کہا۔۔۔

ابھی تک تو کسی کا نہیں پیا لیکن اپکا پی سکتی ہوں۔۔۔

ماہا نے بھی شرارت سے ہی جواب دیا۔۔۔

کاٹو ان کو۔۔۔

دانیال نے رعب سے کہا تھا۔۔۔۔

کیوں بھئی مجھے پسند ہیں۔۔۔

ماہا نے بچوں کی طرح خفا سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

اسے اپنے ہاتھ پر ناخن بہت اچھے لگتے تھے وہ ان کا بہت خیال بھی رکھتی تھی۔۔۔صاف رکھتی تھی فائلنگ کرتی تھی باقاعدگی سے۔۔۔۔

ارے مجھے پسند نہیں ہیں۔۔۔

دانیال نے اس کے ہاتھ کو خفا سی شکل بنا کر ایک طرف کیا تھا۔۔۔

تو اپکے تھوڑی ہیں۔۔۔

ماہا ابھی بھی اس بات کو مزاق میں ہی لے رہی تھی۔۔۔اس نے کبھی باسط کے ڈانٹنے پر نہیں کاٹے تھے ناخن تو اب کیا کاٹنے تھے۔۔۔

تم کس کی ہو۔۔۔؟؟؟میری۔۔۔

دانیال نے پیار سے اس کے بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا۔۔۔

ان کی شادی کو اج تین دن ہو چکے تھے ان تین دنوں میں وہ ایک دوسرے کے بہت قریب ا چکے تھے۔۔۔

تو یہ ہاتھ بھی میرے۔۔۔چلو اب اٹھو کاٹو ان کو۔۔۔

دانیال نے پیار سے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی محنت سے بڑھائے ہیں ایسے کیسے کاٹ لوں بھلا۔۔۔

ماہا اس کی سنجیدگی دیکھ کر روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

کیا مطلب کیسے۔۔۔؟؟

دانیال نے بھنویں اچکائی تھیں۔۔۔

دانیال مجھے بہت پسند ہیں۔۔

بچوں کی طرح التجا کی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پسند اٹھو کاٹو ان کو۔۔۔

دانیال نے اب کی بار تھوڑی سختی سے کہا تھا۔۔۔

وہ ہنوز خفا سی شکل لیے بیٹھی رہی۔۔۔

ٹھیک ہے میں ہی کاٹ دیتا ہوں۔۔۔

دانیال اٹھ کر اب سنگھار میز کے دراز کو کھول رہا تھا۔۔پھر اس میں سے نیل کٹر لے کر اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال پلیز۔۔۔

ماہم نے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے چھپا لیے تھے۔۔۔

اچھا۔۔۔مجھے اپنے طریقے اتے ہیں پھر روکو ذرا تم۔۔۔

دانیال نے شرارت سے اس کی بچوں جیسی حرکت دیکھی۔۔۔

اور پھر اچھل کر بیڈ پر ایا تھا۔۔۔ماہا زور زور سے مصنوعی چیخیں مار رہی تھی لیکن دانیال پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس نے زبردستی ناخن کاٹ کر ہی دم لیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا۔۔ماہا۔۔۔۔

دانیال نے غصے سے لان میں بچوں کے ساتھ کھیلتی ماہا کو اواز دی تھی۔

اج دانیال کی ان کے باس کے ہاں شادی کی دعوت تھی۔۔۔دانیال کی اپنے باس کے ساتھ اچھی دوستی بھی تھی۔۔تو اس نے اج ان کو شادی کی دعوت دی تھی۔۔۔ماہا ہمیشہ کی طرح بچوں کے ساتھ بچہ بن گئ

تھی۔۔۔

جی۔۔۔

ماہا نے ہنستے ہوئے گیند ہوا میں اچھالی تھی اور دانیال کے پاس ائی تھی۔

یار کیا کر رہی ہو۔۔۔تم یہاں بچوں کے ساتھ کھیلے جا رہی ہو مسز خاور اکیلی بیٹھی ہیں۔۔۔

دانیال ماتھے پر بل ڈالے اسے ڈانٹنے کے انداز میں کہہ رہا تھا۔

وہ۔۔میں سوری۔۔۔

دانیال کو ایک دم اج اتنے غصے میں دیکھ کر وہ پریشان سی ہوگئ تھی۔

ان کی شادی کو پندرہ دن گزر چکے تھے اور ان پندرہ دنوں میں دانیال نے اسے اتنی محبت سے نوازہ تھا کہ وہ ہواؤں میں اڑنے لگی تھی۔۔۔

کبھی کبھی تھوڑا سا ڈانٹ دیتا تھا لیکن وہ بھی نرم سے لہجے میں۔۔۔وہ اتنی خوش تھی کہ گھر میں بھی وہ لاڈلی رہی تھی اور اب دانیال بھی اس کے ہر وقت لاڈ اٹھاتا تھا۔۔لیکن اج تو اس کا انداز ہی اور تھا۔۔۔

چلو اب اندر۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے گھور کر کہا تھا۔۔

یار کیا ہو تم۔۔۔چھوڑو اب یہ بچپنا۔۔۔

وہ دانیال کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جا رہی تھی جب دانیال نے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

جی۔۔۔

اپنی اس تزلیل پر وہ بڑی مشکل سے انسو روک پائی تھی۔۔۔اور مدھم گھٹی سی اواز میں کہا۔۔۔

وہ زبردستی مسکراتی ہوئی مسز خاور کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

منہ کس بات پر بنا ہوا ہے۔۔۔

دانیال نے گاڑی چلاتے ہوئے محبت سے دیکھا تھا۔۔۔

کسی بات پر نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا نے غصے سے رخ دوسری طرف موڑا تھا۔۔۔

ارے یار غلط بات تھی وہ۔۔۔

زبان میں مٹھاس بھر کر کہا۔۔۔غصہ اب اتر چکا تھا۔۔لیکن ماہم کا پھولا ہوا منہ اب اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔۔

دانی۔۔بچے مجھے ضد سے لے کر گئے تھے۔۔۔مجھے اچھا لگتا ان کے ساتھ کھیلنا۔۔۔

ماہا نے روہانسی اواز میں مگر غصے سے کہا۔۔۔

پر یار۔۔۔مجھے نہیں اچھا لگتا۔۔۔وہ اتنے ڈیسنٹ لوگ ہیں کیا سوچتے ہوں گے۔۔۔

دانیال نے پھر سے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی کچھ نہیں صرف اپ ہی ایسا سوچتے ہیں۔۔۔

ماہا نے بھی دانت پیستے ہوئے کہا جبکہ اواز ابھی بھی روہانسی تھی۔۔۔

چلو پھر تم اب لڑ لو بس میری بات نا ماننا۔۔۔۔

دانیال نے خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔۔

میں نہیں لڑ رہی اپ سے۔۔۔

ماہا نے باقاعدہ رونے والی اواز میں کہا۔۔۔

اچھا چلو موڈ ٹھیک کرو۔۔۔

دانیال ایک دم سے نرم پڑا تھا۔۔۔

ائسکریم کھاؤ گی۔۔۔؟؟

محبت سے کہا۔۔۔

اچھا یار غصہ ختم کرو۔۔۔

ایک ہاتھ سے سٹرینگ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے ماہا کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا تھا۔۔۔

ماہا۔۔۔کیوں کر رہی ہو بار بار کال۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال نے چڑنے جیسی اواز میں کہا۔۔۔

گھر ائیں۔۔۔

ماہا نے رعب سے کہا تھا۔۔۔

ارے یار بتایا تو ہے۔۔۔اذر کے گھر ہوں۔۔۔

دانیال نے پھر سے چڑ کر کہا تھا۔۔

نہیں اپ ائیں بس۔۔۔اج تین دن ہوگئے یہی کام ہے بس۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا نے غصے سے اونچی اواز میں کہا تھا۔۔۔

ان کی شادی کو ایک ماہ دس دن ہو چکے تھے۔۔۔اس وقت اماں سو جاتی تھیں۔۔۔اور دانیال نے چار دن سے دوستوں کی طرف زیادہ دیر بیٹھنا شروع کر دیا تھا۔۔۔جس پر اب ماہا کی برداشت جواب دے گئی تھی۔۔۔

ارے یار تم سو جاؤ نہ۔۔۔

محبت سے پچکارنے کے انداز میں کہا۔۔۔

نہیں اتی مجھے نیند۔۔۔

ماہا نے پاس پڑے تکیہ کو زور سے ایک طرف اچھالا تھا۔۔

دل چاہ رہا تھا جائے اور بازو پکڑ کر دانیال کو وہاں سے لے ائے اور روز کی طرح اس کے سینے پر سر رکھ کر سو جائے۔۔۔عجیب قسم کا غصہ ا رہا تھا اسے۔۔۔

ماہا اب تم بے جا ضد کر رہی۔۔۔

دانیال نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

کوئی بے جا نہیں ہے۔۔۔

ماہا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔۔

شام کو افس سے واپس اتے کھانا کھاتے ٹی وی دیکھتے اور پھر باہر۔۔۔

ہماری نئی نئی شادی ہوئی ہے اپکے دوستوں کو یہ بھی خیال نہیں کیا۔۔۔

ماہا نے روہانسی اواز میں کہا۔۔۔

پاگل مت بنو سارا دن تمھارے ساتھ تھا میں۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں اپ گھر ائیں۔۔۔

ماہا نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی اور سو جاؤ۔۔۔

دانیال نے دھاڑنے کے انداز میں کہا۔۔۔

ماہا ایک دم دہل گئی تھی۔۔۔جلدی سے ڈر کر فون ایک طرف رکھا۔۔۔

انسو ٹپ ٹپ بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

ہاتھ مت لگائیں۔۔۔

دانیال کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا تھا۔۔۔جو اس نے انکھوں سے بازو ہٹا کر دیکھنے کے لیے رکھا تھا۔۔۔

اوہ تو جاگ رہی ہو۔۔۔میں سمجھا سو گئی۔۔۔

دانیال نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

وقت دیکھیں پہلے۔۔۔

ماہا نے ناک پھلا کر کہا اور رخ دوسری طرف موڑ لیا۔۔۔

سارا وقت تمھارا۔۔۔

اس کے بازو پر تھوڑی ٹکا کر دانیال نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

کوئی وقت نہیں ہے سارا وقت اماں کا اور دوستوں کا ہے۔۔۔

ماہا نے غصے سے کہا اور زور سے بازو کو جھٹکا دیا۔۔۔

ماہا۔۔اماں کو بیچ میں مت لاؤ۔۔۔

دانیال نے ضبط سے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

دوسری طرف بھی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔اتنا غصہ۔۔۔کیسے کم ہو گا یہ۔۔

کچھ دیر بعد دانیال کی شرارت بھری اواز پھر سے ابھری تھی۔۔۔

رات کے بارہ بجے کیسے بھی کم نہیں ہوگا۔۔۔

ماہا نے بھاری اواز میں مگر غصے سے کہا۔۔۔

اچھا یہ بات ہے۔۔۔

دانیال اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ائسکریم کھانے کا پروگرام کینسل کرتا ہوں۔۔۔

دانیال نے ایک شوخ نظر ماہا پر ڈال کر کہا۔۔۔

اب ایسی بھی کوئی ناراض نہیں ہوں میں۔۔۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ انسو پونچھتی ہوئی اٹھی تھی۔۔

گڈ پھر جلدی سے اٹھ جاؤ۔۔۔

دانیال نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

چلیں۔۔۔

وہ جلدی سے بچوں کی طرح خوش ہوتی ہوئی چپل پہننا شروع ہوگئی تھی۔۔۔

ان کپڑوں میں۔۔۔

دانیال نے بھنویں اچکا کر اس کے سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ دانیال کی ٹی شرٹ کے نیچے اپنا لوز ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔۔۔

تو کیا ہے۔۔۔

بچوں کی طرح ہونٹ باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔

یار یہ صرف میرے سامنے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت سے ماہا کا گال تھپتھپایا تھا۔

مجھے پتا ہے تم نے بچوں کی طرح کار سے باہر ا جانا اور پھر میرے دماغ کی پھرکی گھوم جاتی ہے۔۔۔

دانیال نے کندھوں سے پکڑ کر واش روم کی طرف دھکیلا جبکہ وہ بچوں جیسی شکل بنائے جا رہی تھی۔۔۔

ماہا۔۔۔یہ دیکھو۔۔۔

دانیال نے پلیٹ میں سے بال اپنی انگلی کی پور پر چپکا کر اوپر اٹھایا۔۔اور ماہم کے سامنے کیا۔۔جبکہ ناک غصے سے پھولی ہوئی تھی اور ماتھے پر بل تھے۔۔

اوہ۔۔یہ کہاں سے۔۔۔؟؟

ماہا نے ایک دم پریشان ہو کر بال کانوں کے پیچھے کیے۔۔۔اس نے رف سے طریقے سے بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا جس میں سے اسکے گھنگرالے بال ارد گرد سے باہر نکل رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ظاہری بات ہے یار کھانا کھا رہا ہوں اس میں سے نکلا ہے۔۔۔

دانیال نے چہرے پر ناگواری کے تاثر لاتے ہوئے کہا۔۔۔

سوری سوری۔۔۔میں نے بال باندھے تو تھے۔۔۔

ماہم ایک دم سے کرسی پیچھے دھکیلتی ہوئی اٹھی تھی۔۔۔اور جلدی سے دانیال کے سامنے سے پلیٹ اٹھائی تھی۔۔

ان کی شادی کو دو ماہ ہو چکے تھے اور ان دو ماہ میں یہ بات تو وہ اچھے

سے سمجھ چکی تھی کہ دانیال بہت صفائی پسند ہے۔۔۔جو کہ وہ خود بلکل نہیں تھی وہ لاپرواہ سی تھی ہمیشہ سے لیکن اب دانیال کے لیے وہ بہت احتیاط کرتی تھی لیکن پھر بھی کوتاہی ہو جاتی تھی۔۔۔اور پھر۔۔۔

اٹھا لو یہ۔۔۔

دانیال نے ناگواری سے سامنے رکھے کھانے کو ہاتھ سے پیچھے کیا تھا اور خفا سی شکل بنا کر کھانے کے میز سے اٹھ گیا تھا۔۔

اج افس میں اتنا کام تھا فلیڈ کا۔۔وہاں بھی صبح سے کچھ کھایا نہیں گیا تھا۔۔سوچا شام کو گھر جا کر سکون سے کھاؤں گا۔۔لیکن گھر میں یہ تماشہ ہوگیا تھا۔۔ماہم کو پتا بھی ہے کہ مجھے کھانے میں کتنی صفائی پسند ہے اسی لیے تو میں باہر کا کھانا کم کھاتا ہوں۔۔لیکن وہ میرے لیے اپنی لاپرواہی تک کو ختم نہیں کرتی ہے۔۔۔

میں اور لا دیتی ہوں سالن۔۔۔

ماہا نے پریشان سی شکل بنا کر کہا اور جلدی سے سالن والی پلیٹ کو

اٹھایا۔

اوہ نہیں یار بس اب دل نہیں چاہ رہا اٹھا لو یہ۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے ضبط سے کام لیا۔۔۔لیکن پھر بھی اواز اونچی ہو گئی تھی۔۔۔

اب تو خیر سے بھوک بھی مر گئی تھی ہاں البتہ اب دماغ کی پھرکی گھوم چکی تھی۔۔۔

اچھا اب اونچی اواز میں مت لڑیں اماں تک اواز جائے گی۔۔

ماہا نے پاس ا کر لب کچلتے ہوئے بازو پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اوہ یار چھوڑو اب۔۔۔۔

دانیال نے غصے سے بازو پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔

ٹی وی کا ریموٹ اٹھا کر ٹی وی کے سامنے رکھ کر چلایا اور خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

اچھا چائے بنا دوں۔۔۔؟؟

ماہا نے پھر روہانسی اواز میں کہا۔۔۔

تمہیں پتا ہے مجھے چڑ ہے جن کاموں سے یار وہی کرتی ہو۔۔۔

دانیال کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تھا۔۔زور سے ریموٹ صوفے پر مارا۔۔۔

وہ چاہتا تھا اب وہ سامنے نہ ائے کچھ دیر لیکن وہ تھی کہ کھڑی سر پر بولے جا رہی تھی۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے اٹھ کر کمرے میں ایا تھا۔۔وہ بھی پیچھے پیچھے کمرے میں ہی اگئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تم نے واش روم کا حال دیکھا ہے اور یہ ڈریسنگ میز کے دراز۔۔

دانیال کمر پر ہاتھ رکھے غصے میں دھاڑا تھا۔۔

ماہا ایک لمحے کے لیے تو دہل گئی تھی۔۔۔

دانی کرتی تو ہوں۔۔۔

ماہا نے غصے سے کہا۔۔

خاک کرتی ہو یار موبائل پر لگی رہتی ہو۔۔

دانیال نے ماتھے پر بل ڈالے کہا جبکہ ہاتھ ابھی بھی ہنوز ویسے ہی کمر پر تھے۔۔۔

اپ کو کیسے پتا یہ سب۔۔۔اپ تو گھر ہی نہیں ہوتے کرتی تو ہوں میں سب کچھ پر میں اہستہ اہستہ کرتی ہوں۔۔

ماہا نے غصے اور رونے والی ملی جلی اواز میں کہا۔۔۔

تو کیوں کرتی ہو اہستہ اماں کو دیکھو اس عمر میں بھی کتنا کام کرتیں ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال کا غصہ اسمان کو چھونے لگا تھا۔۔

دو مہینے کا ضبط کا دامن اب چھوٹ گیا تھا۔۔۔دو ماہ سے وہ اسکی لاپرواہی کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔

میں اپکی اماں نہیں ہوں۔۔۔

ماہا کا بھی اس بات پر پارہ چڑھ گیا تھا۔۔وہ زور سے چیخی تھی۔۔

اتنا تو وہ خود کو بدل چکی تھی دانیال کے لیے اب کیا کرتی وہ اس کی

عادت نہیں تھی بھاگ دوڑ کر کام کرنا وہ اپنے طریقے سے اہستہ اہستہ کام کرتی تھی۔۔پر ان نواب کو تو کوئی مشین چاہیے تھی جو ہر چیز ان کے سامنے حاضر بھی کرے اور پھر سلیقہ بھی عین ان کی مرضی کے مطابق ہو۔۔۔

تو پھر جاؤ یار میرا سر کیوں کھا رہی ہو۔۔

دانیال اونچی اواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

جا ہی رہی ہوں۔۔۔

ماہا نے بھی برابر چیخ کر کہا اور پیر پٹختی ہوئی باہر چلی گئی تھی۔۔۔

وہ ساری رات ٹی وی لاونج میں بیٹھی روتی رہی تھی لیکن دانیال نہیں ایا تھا۔۔۔

میں نے بنائی ہے۔۔۔

بریانی دانیال کے سامنے رکھ کر خفا سی شکل میں کہتی ہوئی وہ بلکل ساتھ

والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

دانیال نے خاموشی سے پلیٹ اگے کی تھی اور کھانا شروع کر دیا۔۔

صبح وہ غصے میں اٹھی ہی نہیں تھی ناشتہ بنانے کے لیے۔۔۔اور دانیال بھی ایسے ہی افس چلا گیا تھا۔۔۔پھر بعد میں بار بار دل کیا کہ دانیال کو میسج کرے اور برا بھی لگا کہ وہ ناشتہ کیے بنا ہی چلے گئے۔۔۔

کیسی ہے۔۔۔؟

تھوڑے لاڈ کے انداز میں پوچھا۔۔۔اس کا غصہ اتر چکا تھا۔۔۔اور اب دانیال کی خفگی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اچھی۔۔۔

دانیال نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا وہ سر جھکائے خاموشی سے کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

صرف۔۔؟؟؟

ماہم نے ہونٹ باہر نکالتے ہوئے روہانسی شکل میں کہا۔

اس نے اج بہت دل سے بریانی بنائی تھی کہ دانیال کی خفگی ختم ہو جائے۔

ہمم صرف۔۔

دانیال نے سنجیدہ سی شکل میں سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

ماہم کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو ا گئے تھے۔۔۔

اب ایسی بھی کیا غلطی ہو گئی کہ بلکل ہی دیکھ بھی نہیں رہے۔۔۔

وہ ڈبڈباتی انکھوں کے ساتھ وہاں سے اٹھی تھی۔۔

اچھا۔۔۔بات سنو۔۔بات سنو۔۔۔

دانیال نے فورا بازو سے پکڑ کر محبت سے بیٹھایا تھا۔۔

بہت مزے کی ہے۔۔۔

اس کی کرسی کو کھینچتے ہوئے قریب کیا اور شرارت سے کہا۔۔۔

پھر اہستہ سے اس کے انسو صاف کیے تھے جو بے ساختہ گالوں پر ٹپک

پڑے تھے۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔اماں ا جائیں گی۔۔

اس کی مزید جسارت پر ماہا نے جھینپ کر کہا تھا اور سرخ ہوتے ناک اور روئی ہوئی انکھوں کے ساتھ چہرہ بلکل بارش کے بعد کا دلکش موسم لگ رہا تھا۔۔۔

تو ا جائیں۔۔۔

ماہا جو شرما کر کرسی سے اٹھ رہی تھی پھر سے جھٹکا دے کر کرسی پر بیٹھا دیا۔۔۔

شرم کریں۔۔۔۔

ماہا نے زور سے اپنے ہاتھوں سے پیچھے کیا اور کھلکھلاتی ہنسی گونج اٹھی تھی۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی جب دانیال نے کمر کے گرد بازو حائل کیا تھا۔۔۔وہ جھینپ کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

اچھا پھر ایک کام تو کرو۔۔۔

دانیال نے شرارت سے لب دانتوں میں دبا کر کہا۔۔

بولیں۔۔۔

مسکراہٹ سے کھلتے گلابی چہرے کے ساتھ کہا۔

چائے کا ایک کپ تو بنا دو۔۔۔

دانیال نے پاس ہو کر کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ماہا نے خفا سی شکل بنا کر دیکھا۔۔جبکہ دانیال اب قہقہ لگا رہا تھا۔۔۔

اچھا بنا دیتی ہوں۔۔۔

ماہا نے خفا سی شکل میں کہا۔۔۔

وہ تو دانیال کا اچھا موڈ دیکھ کر آئسکریم کی فرمائش کرنے والی تھی لیکن یہاں جناب نے پہلے ہی چائے کی فرمائش کر ڈالی۔۔۔

اچھی ہونی چاہیے ایک دم فرسٹ کلاس سی۔۔۔زیادہ دیر پکانی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ کچن میں تھی جب دانیال کے ارڈر انا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

اپ خود ہی بنا لیں اگر اتنی ہدایتیں دینی ہے۔۔۔

ماہم نے غصے سے سر ہوا میں مارتے ہوئے کچن سے ہی ہانک لگائی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

چلیں اٹھیں اندر چلیں۔۔۔

ماہا نے کندھے پر سر رکھتے ہوئے نیند کی خماری میں کہا۔

بس یہ تھوڑا سا میچ رہتا لاسٹ اورز ہیں۔۔

دانیال نے ایک نظر اس پر ڈال کر کہا۔۔۔

اپنے مخصوص انداز میں دانیال کی ٹی شرٹ کے نیچے اپنا کھلا کپری پہنے وہ اس کے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔۔۔

مجھے نیند ا رہی۔۔۔چلیں نہ بس کریں سوتے ہیں اب یہ کونسا پاکستان کا میچ ہے۔۔۔

ماہا نے تھوڑے چڑنے کے انداز میں کہا تھا۔۔۔

اچھا نہ تم جا کر لیٹو میں اتا ہوں۔۔۔

دانیال نے محبت سے گال تھپتھپا کر کہا۔۔

نہیں اتے اپ۔۔۔

ماہا نے انکھیں سکیڑ کر ناک پھلا کر کہا تھا۔۔۔

ماہا کیا بچوں کی طرح کر رہی ہو۔۔۔تمہیں سمجھ نہیں اتا کیا۔۔۔

دانیال نے بھی چڑ کر کہا میچ کے بہت انٹرسٹنگ اورز چل رہے تھے

اور ماہا ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔

ان کی شادی کو چھ ماہ ہو چکے تھے۔۔۔دانیال کی محبت میں کوئی کمی نہیں تھی لیکن اب وہ ویسے لاڈ کم ہی اٹھاتا تھا جیسے پہلے اٹھاتا تھا۔۔۔

اپ کو ویسے بھی مجھ سے اب پیار ہی نہیں ہے۔۔۔

روہانسی اواز میں کہا تھا۔۔

ماہم ہر وقت یہی چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ رہے۔۔۔محبت بھری باتیں کرتا رہے لیکن اس کی طبیعت ایسی نہیں تھی۔۔۔وہ ماہم سے دل و

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جان سے محبت کرتا تھا پر بعض اوقات اس کے یوں چپک جانے پر اسے چڑ ہو جاتی تھی۔۔وہ چاہتی تھی بس سانس بھی وہ اس کی مرضی سے لے۔۔۔یہی وجہ تھی اس نے کبھی لڑکی سے محبت کا سیاپہ نہیں پالا تھا اس نے صرف ماہم کی روز کی چک چک کی وجہ سے اذر اور فواد سے ملنا بھی کم کر دیا تھا۔۔۔اور اب ٹی وی تک وہ اپنی مرضی سے نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

ہاں نہیں ہے۔۔۔

دانیال نے چڑ کر بے زار سی شکل بنا کر کہا تھا۔۔۔

اب وہ ہر بات میں بس یہی کہتی رہتی تھی اپکو اب پیار نہیں ہے مجھ سے۔۔۔اسے اب چڑ ہونے لگی تھی اس فقرے سے۔۔۔

دیکھا۔۔۔

ماہا کی اواز ایک دم انسوؤں سے بھاری ہو گئ تھی۔۔۔

ماہا۔۔۔اب پھر ہو جاؤ ناراض۔۔۔بس ایک ہی کام یار تم ناراض ہوتی

رہو اور میں مناتا رہوں۔۔۔

دانیال کو اسے روتا دیکھ کر اور غصہ آ گیا تھا۔۔۔

مجھے امی کی طرف جانا ہے۔۔۔

بچوں کی طرح گال صاف کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

ابھی دو ماہ پہلے تو گئی تھی۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس مجھے جانا ہے۔۔۔

ماہ نے چیخنے کے انداز میں کہا۔۔۔

اچھا چلو یار۔۔۔چلو سوتے ہیں۔۔۔اٹھو۔۔۔۔

دانیال نے غصے سے ٹی وی بند کرکے ریموٹ ایک طرف اچھالا تھا۔۔۔

نہیں رہنے دیں اب دیکھ لیں ٹی وی۔۔۔

ماہا نے غصے سے کہا۔۔

ماہا۔۔۔میرا دماغ مت گھماؤ۔۔۔چلو اٹھو بھاڑ میں گیا ٹی وی۔۔۔

دانیال نے غصے سے بازو دبوچا تھا اور زبردستی اسے کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

کیا کر رہے اپ۔۔۔

ماہا نے پر شوق انداز میں پوچھا۔۔۔

تمہیں یاد کر رہا۔۔۔

دانیال نے مصروف سی اواز میں کہا تھا۔۔۔

جھوٹ۔۔۔

ماہا کی خفگی بھری اواز فون میں ابھری تھی۔۔۔

چلو پھر تم خود بتا دو کیا کر رہا میں۔۔۔

دانیال نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہم ارسہ کی شادی کے سلسلے میں لاہور گئی ہوئی تھی اور دن میں کوئی دس بار وہ فون کرتی تھی اور چاہتی تھی دانیال دیر تک باتیں کرے۔۔

ٹی وی دیکھ رہے ہوں گے یا موبائل پر کسی لڑکی سے بات کررہے ہوں گے۔۔

ماہا نے طزریہ لہجے میں خفگی سے کہا۔۔

اچھا۔۔۔بڑی تم تو چالاک ہو اتنی دور بیٹھے ایسے اندازے لگا لیتی ہو۔۔۔

دانیال نے ہونٹ باہر نکال کر لاپرواہی سے کہا۔۔

ہاں تو کرتے ہیں اپ بات پکڑا نہیں تھا میں نے اس دن۔۔۔

ماہا نے تیکھی سی اواز میں انکھیں سکیڑ کر کہا۔۔۔

بتایا تو تھا میری کولیگ ہے۔۔۔حد کرتی ہو تم۔۔۔

دانیال نے برابر خفگی کے انداز میں کہا۔۔

ہے تو لڑکی نہ۔۔۔بس مت کیا کریں بات۔۔۔۔

ماہا نے اپنے مخصوص انداز میں پھر سے پابندی لگا چھوڑی تھی۔۔۔

اور کوئی حکم جی۔۔۔۔

دانیال نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

کھانا کیسے کھایا اج۔۔۔

دانیال کی بے زاری بھانپ کر فورا اگلا سوال دغا۔۔۔جو وہ ہر دفعہ کی کال پر پوچھ رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر سے لے کر ایا تھا۔۔۔

اسی تھکی سی اواز میں کہا۔۔۔

دانیال ہر چار گھنٹے بعد گھنٹے گھنٹے کی بات کرتا تھا اس سے۔۔۔

ان کی شادی گیارہ ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔۔ماہم اج بھی اس سے پہلے دنوں جیسی ہی توجہ اور محبت کی طلبگار تھی جبکہ وہ اس کی عادتوں کے نہ بدلنے پر اب کچھ اکتانے سا لگا تھا۔۔۔

اپ کب ا رہے۔۔۔؟؟

اگلا سوال پھر جھکنے کے انداز میں کیا۔۔۔

مہندی پر نہیں پہنچ پاؤں گا شادی پر اؤں گا۔۔۔

اسی روکھے سے انداز میں جواب دیا۔۔۔

مجھے تو کال بھی نہیں کرتے اپ کیا بلکل یاد نہیں اتی۔۔۔

ماہم نے پھر سے خفگی کا اظہار کیا۔۔۔

اب کی بار دانیال باقاعدہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ارے میں نہیں کروں گی۔۔

ماہم نے ارسہ کے ہاتھ کو پیار سے اپنے بازو سے الگ کیا تھا۔۔

اچھا تھوڑا سا سب کے ساتھ۔۔

ارسہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور التجائی شکل کے ساتھ منت کرنے والا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

ارے بھئی تمہیں پتہ ہے نہ۔۔۔

وہ تیزی سے دانیال کا بتانے لگی تھی کہ انہیں بلکل پسند نہیں یہ ناچ گانا لیکن پھر کچھ سوچ کر چپ ہو گئی تھی کیونکہ ان کے ہاں اس بات کو بلکل بھی معیوب گردانا ہی نہیں جاتا تھا ہر شادی بیاہ کی تقریب میں خوب ہلا گلا ہوتا اور لڑکے اور لڑکیاں مل کر خوب ناچتے۔۔۔

مجھے بھول گیا ہے۔۔

اس نے جان چھڑوانے کے لیے اگلا بہانہ بنایا۔۔

مجھے پتا ہے دانیال بھائی کو اچھا نہیں لگتا تو یار ان کو تھوڑی نہ پتا چلے گا وہ کہاں بیٹھے کراچی میں۔۔۔اجاؤ نہ سب لگے ہوئے۔۔۔

ارسہ نے فورا اس کا انداز بھانپ لیا تھا اور پھر سے التجائی انداز میں کہا تھا۔۔ارسہ اسکے ڈانس کی فین تھی وہ چاہتی تھی اس کی شادی پر اس کی بہترین دوست اور کزن ضرور رونق لگائے۔۔۔

اچھا رکو ذرا۔۔۔پہلے اماں سے پوچھ کر اؤں وہ بیٹھی ہیں سامنے۔۔۔

ماہا نے کچھ پر سوچ انداز میں کہا۔۔گانا اتنا اچھا چل رہا تھا کہ وجود تو اس کا بھی خود با خود تھرکنے لگا تھا۔

پاگل اتنا ڈرتی ہو۔۔۔اچھا میں بات کرتی ہوں بیٹھو تم۔۔۔

ارسہ نے اسے ہلکی سی چپت لگائی اور تیزی سے چلتی ہوئی نازش کی طرف گئی جو شازیہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی اس کے کان میں جا کر کچھ کہا۔۔۔

انھوں نے دور کھڑی لب کچلتی ماہم کی طرف دیکھا اور مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

دیکھا اماں کہتی کر لے سب مل کر کررہے ہیں۔۔۔

ارسہ نے اکر جوش میں اس کا بازو کھینچا تھا۔۔۔

چلو چلو اٹھو اب۔۔

وہ تیزی سے اسے اٹھاتی ہوئی سب کے بیچ میں لے ائی تھی۔۔

اور پھر وہ اتنا اچھا ڈانس کر رہی تھی کہ اہستہ اہستہ سب ایک طرف ہو

گئے تھے اور وہ اکیلی ڈانس کر رہی تھی۔۔سب لوگوں کی تالیوں کے جھرمٹ میں وہ ڈانس کرنے میں مگن تھی۔۔۔

جب اسی جھرمٹ میں سے لال چہرہ لیے دانیال سامنے ایا تھا۔۔۔

ماہا گھومتی گھومتی ایک دم دانیال پر نظر پڑتے ہی رک گئی تھی اس کے ہاتھ ہوا میں ہی ٹھہر گئے تھے اور جان تو جیسے پیروں میں اگئی تھی۔۔ چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔۔۔

دانیال کی کھا جانے والی انکھیں جیسے وجود میں گڑنے لگی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال تیزی سے واپس پلٹا تھا دماغ گھوم گیا تھا۔وہ جو ماہم کو سرپرائز دینے کی غرض سے ایک دن پہلے پہنچ گیا تھا خود شاک ہو گیا تھا۔۔۔ ماہم کو پتا تھا اس کو اس طرح کے کام بلکل نہیں پسند پھر بھی وہ وہی کرتی تھی جو اس کے جی میں اتا تھا۔۔۔وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا برامدے سے ہوتا ہوا کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

ماہا بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے ا رہی تھی۔۔زبان تو گنگ ہوگئی تھی۔۔اب

کیا کہے گی دانیال کو۔۔۔

دانی۔۔۔دانی۔۔پلیز میری بات تو سنیں۔۔۔

وہ اپنی بڑی سی فراک کو سنبھالتی ہوئی پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔

دانی۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے ایک کمرے میں پہنچی تھی۔۔۔

دانیال ایک کمرے میں جا کر رک گیا تھا۔۔

کیا بات سنوں میں تمھاری۔۔۔ہاں کیا بات سنوں۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے اواز کو مدھم رکھنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

دانی وہ ارسہ بہت ضد کر رہی تھی سب لوگ۔۔۔

ماہم نے ہاتھوں کو اپس میں پیوست کرتے ہوئے گھبرائی سی شکل میں کہا۔

جسٹ شٹ اپ سب لوگ۔۔۔۔۔

دانیال نے انگلی کھڑی کرتے ہوئے بات کاٹی تھی جبکہ ماتھے پر بل تھے اور انکھیں غصے سے بھری پڑی تھیں۔۔۔

تم اکیلی لگی ہوئی تھی وہاں باقی سب تو تماشہ دیکھ رہے تھے تمھارا۔۔۔ دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

دانی نہیں سب لوگ تھے۔۔۔

ماہم نے لرزتی اواز میں کہا۔۔وہ گھبرا گئی تھی اس کے یوں اچانک ا جانے پر۔۔۔

پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔تمھیں جب پتا ہے مجھے نہیں پسند۔۔تمہیں تو تب میں نے روکا تھا جب ابھی ہمارا رشتہ ہونے جا رہا تھا۔۔اب تو تم میری بیوی ہو۔۔۔

دانیال نے غرانے کے انداز میں اواز کو مدھم رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دانی سوری م۔۔مجھے۔۔۔

ماہا نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

اوہ بس کرو تم اب۔۔۔

دانیال نے غصے سے بازو جھٹکا تھا اور رخ موڑ لیا۔۔۔

اپ میری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے میں نے اماں سے اجازت لی تھی۔۔

ماہم گھوم کر پھر سے سامنے ائی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اماں۔۔سے۔۔۔؟؟؟

دانت پیس کر طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

مجھ سے کیوں نہیں۔۔۔

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

دانی اپ یہاں نہیں تھے۔۔

ماہا نے ہوا میں ہاتھ اٹھا کر کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں اسی بات کا تو تم نے فائدہ اٹھایا۔۔۔

دانیال نے ناک پھلا کر لب بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

اب اپ بات کو بڑھا رہے ہیں۔۔۔

ماہا کو ایک دم یہ بات ناگوار گزری تھی۔۔۔

تم موقع دیتی ہو تو بات بڑھتی ہے۔۔۔

غصے سے ناک پھلا کر پھنکارتے ہوئے کہا۔۔

تو ایسا بھی کیا کردیا میں نے اپ تو ایسے کررہے جیسے کوئی گناہ کر دیا میں نے۔۔۔میری بہن کی شادی تھی ڈانس ہی کیا ہے۔۔۔

ماہا بھی اب غصے میں بول رہی تھی۔۔۔

ہاں تمھارے لیے ہر وہ بات غیر اہم ہے جو میرے لیے اہم ہوتی۔۔

دانیال نے انگلی سیدھی کرتے ہوئے دانت پیس کر طنزیہ لہجے میں کہا۔۔

تو اپ کے لیے کونسا میں اہم ہوں۔۔۔اپ نے بھی تو ایسے رکھا ہوا مجھے جیسے کہ مجھے خریدا ہو۔۔۔سانس بھی اپکی مرضی سے لوں۔۔۔۔

ماہا چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔

دانیال کی باتیں اسے تزلیل کا باعث لگنے لگی تھیں۔۔۔

تو تم تم کیا کرتی ہو میرے ساتھ۔۔۔خود اپنا پتا ہے۔۔۔

دانیال نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے انکھیں نکال کر پوچھا۔۔۔

تم نے تو میری زندگی ہی بدل کر رکھ دی ہے۔۔۔گھر میں باندھ کر بیٹھا رکھا ہے مجھے۔۔

دانت پیس کر کہا۔۔ماہم کی اونچی اواز کی وجہ سے اب وہ بھی خود کو قابو میں نہ رکھ سکا تھا اس کی اواز بھی اونچی ہو چکی تھی۔۔۔

اپ نے کیا بدلہ ہاں۔۔بدلی تو میں ہوں۔۔۔

ماہا نے طزیہ ہنستے ہوئے دانت پیس کر کہا۔۔۔

میرا سب کچھ ختم کر چھوڑا۔۔۔میرا اونچا ہنسنا اپکو نہیں پسند۔۔۔میرا بچوں کے ساتھ کھیلنا بولنا۔۔بال کھولنا۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

وہ چیخ کر بولی تھی۔۔۔۔

ہاں نہیں پسند پر تم نے کچھ بھی نہیں بدلہ میرے لیے۔۔۔

دانیال نے غصے سے اس کی بات رد کی۔۔۔

کیوں بدلوں میں۔۔۔میں غلام ہوں کیا۔۔۔

ماہا نے سر ہوا میں مارتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کیا میں غلام ہوں۔۔۔؟؟

دانیال کو اس کی بدتمیزی پر اور غصہ ا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوگیا ہے تم دونوں کو پاگل مت بنو گھر نہیں یہ تم دونوں کا۔۔

نازش نے اکر غصے سے دانیال کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے دانیال بیٹا جانے دو سب بچے مل کر کر رہے تھے۔۔

شازیہ نے ماہم کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جس کے اب انسو گالوں پر بہنے لگے تھے۔۔۔

انٹی یہ اکیلی کر رہی تھی۔۔۔

دانیال نے لہجے کو تھوڑا دھیما کیا تھا پر ناگواری ابھی بھی قائم تھی۔

ہاں کر رہی تھی اکیلی میں اپ نے کوئی بات مانی بھی ہوتی میری۔۔۔

ماہم پھر غصے سے دانیال کی طرف مڑی تھی اور روتے ہوئے بھاری اواز میں کہا۔۔۔

دانیال تم زیادتی کر رہے ہو میری بچی کے ساتھ اتنا وہ مجھے بتاتی کہ تم کتنا ڈانٹتے رہتے اسے ذرا خیال نہیں رکھتے میری پھول سی بچی کا۔۔۔

شازیہ سے ماہم کے انسو برداشت نہیں ہوئے تو غصے سے دانیال کی طرف انگلی کر کے بولی تھیں۔۔۔

انٹی پھر اپ اپنی پھول سی بچی اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔اس کا اس بات پر پارہ ہی چڑھ گیا تھا کہ وہ اپنی امی سے اس کی شکائتیں کرتی تھی۔۔۔

اماں میں جا رہا ہوں اپ چلیں گی میرے ساتھ۔۔۔؟

دانیال کا رخ ایک دم نازش کی طرف ہوا تھا۔۔۔اس نے دانت پیستے

ہوئے کہا۔۔

دانیال بیٹا میری بات کو غلط رنگ مت دو۔۔۔

شازیہ نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا تھا۔۔۔۔

امی بس چپ کریں۔۔۔جانے دیں انھیں۔۔۔

ماہا نے غصے سے ہاتھ کھڑا کر کے شازیہ سے کہا۔۔۔

انھیں ویسے ہی کبھی مجھ سے پیار تھا ہی نہیں۔۔ان کے سر تھوپی گئی تھی میں۔۔۔

ماہا نے روہانسی اواز میں دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

دانیال تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

دانیال دانیال یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔

نازش نے بیگ کی زپ بند کرتے دانیال کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

اماں اب اپ دیکھ لیں اس لڑکی کے کام۔۔۔

دانیال نے دانت پیستے ہوئے کہا اس کی اواز کانپ رہی تھی غصے سے۔۔

اپ تو جانتی ہیں کتنی محبت کرتا ہوں اس سے میں۔۔میں نے اپنے دوست اپنی ہر ایکٹیویٹی چھوڑی اس کے لیے۔۔۔اور یہ اپنی ماں سے کہہ رہی میں ظلم کرتا ہوں اس پر۔۔۔

دانیال سر پکڑ کر ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔۔

خود اس کے کام چیک کریں اپ کہتی تھیں یہ میرے رنگ میں رنگ جائے گی۔۔۔

دانیال نے ایک ہاتھ اٹھا کر روہانسی اواز میں کہا اور ہاتھ پھر سے سر پر رکھ لیا۔۔

میں اپکو پہلے ہی منع کرتا رہا مجھے ایسی لڑکی سے ہر گز شادی نہیں کرنی یہ میرے مزاج سے نہیں ملتی ہے۔۔۔

دانیال اب انگلی کو ہوا میں چلا چلا کر ہر بات چبا چبا کر کہی تھی۔۔

ماہا ابھی ابھی کمرے کی طرف ائی تھی اور پھر دانیال کی بات پر اس کے قدم رک گئے تھے۔۔

اپکو ہی شوق چڑھا تھا شوخ چینچل لانے کا۔۔۔

غصے سے کہا۔۔۔

تو اپ اب چھوڑ دیں۔۔۔اتنا پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔۔

ماہا نے زور سے دروازے ہر ہاتھ مارا اور چیخنے کے انداز میں دانیال سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہے پچھتاوا۔۔۔میں کیا ظلم کرتا ہوں تم پر۔۔۔

دانیال بھی اسی کے انداز میں چیخا تھا۔۔۔

کرتے ہی ہیں۔۔۔اپ کو کبھی محسوس ہو تب نہ نوکرانی بنا رکھا ہے۔۔۔ چھوٹی سی غلطی پر برتن اٹھا اٹھا کر مارتے ہیں۔۔

ماہا نازش کے ہاتھ کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے بولی تھی۔۔

ماہا بیٹا اتنا تو کرتا ہے تمھارا۔۔۔

نازش نے پاس ا کر کہا۔۔۔

بس کریں اماں۔۔۔اپ نہیں جانتی اپ کے سارے حقوق پورے کرتے ہیں نہ اپکو کیا پتا لیکن بیوی کے بھی کچھ حقوق ہوتے یہ نہیں پتا اپکے بیٹے کو۔۔۔۔

ماہم نے غصے سے چڑ کر کہا تھا۔۔

چپ کر جاؤ ماہا۔۔۔

دانیال کو اپنی اماں کے ساتھ کی گئ بدتمیزی پر تپ چڑھ گئ تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں کرتی چپ اج شادی کے ایک سال ہونے پر بھی اپ اپنی ماں سے کھڑے یہ کہہ رہے کہ یہ فیصلہ ہی غلط تھا۔۔تو چھوڑ دیں نہ۔۔۔

ماہا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑ دوں گا۔۔۔

دانیال بھی اسی انداز میں چیخا تھا۔۔

چھوڑیں پھر اسی وقت چھوڑیں۔۔۔دیں مجھے طلاق۔۔دیتے کیوں نہیں۔۔۔

ماہا نے اور زور سے کہا۔۔اور دانیال کا گریبان پکڑ کر جھنجوڑا تھا۔۔۔

دانیال کی برداشت کی حد ختم ہو گئی تھی۔۔۔اور پھر ایک زناٹے دار تھپڑ تھا جو اس کا گال سیک گیا تھا۔۔۔

دے دوں گا وہ بھی۔۔۔

دانیال نے ایک دم سے اسے الگ کیا تھا۔۔

اماں جلدی چلیں۔۔۔

وہ غصے سے باہر نکلا تھا۔۔۔

ماہا بیٹا چلو ساتھ غصہ تھوک دو۔۔۔

نازش نے ماہا کو پیار سے کہا تھا۔۔

اماں میری کزن کی شادی ہے میں ان کے ساتھ لگ کر چل دوں۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔

تھپڑ کا غصہ ابھی بھی موجود تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا وہ غصے میں ہے بیٹا مرد کا غصہ بہت برا ہوتا۔۔۔چلو۔۔۔

نازش نے اس کے غصے کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نازش اب دیکھ لو کیا سلوک کر رہا ہے دانیال۔۔۔

شازیہ بیٹی سے بھی زیادہ رو رہی تھی اکلوتی بیٹی کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔

اپ بھی بجائے اس کو سمجھانے کے اسی کو جھکنے کے لیے کہہ رہی ہیں۔

نہیں جائے گی میری بچی جس نے یہاں تھپڑ دے مارا پتا نہیں گھر جا کر کیا سلوک کرے گا۔۔۔

شازیہ غصے سے کہتے ہوئے ماہا کو سینے سے لگا رہی تھی۔۔۔

شازیہ غلط بات مت کرو ماہا نے اسے غصہ ہی اتنا دلا دیا تھا۔۔

نازش نے تحمل سے کہا۔۔۔

ہاں اپکو تو میری ہی بیٹی غلط لگے گی۔۔۔وہ اپکی اولاد ہے جیسے ماہا میری

اپ لوگوں نے چھوڑ کے جانا چلے جائیں ہم پر بوجھ نہیں ہماری بچی۔۔۔

شازیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

بے شک اپ پر بوجھ نہیں لیکن یہ رشتے ایسے نہیں نبھتے میری بہن۔۔۔

نازش نے ضبط کرتے ہوئے شازیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جو بھی ہے میری بیٹی اس دفعہ نہیں جھکے گی۔۔۔اسے کہیں ا کر پہلے معافی مانگے۔۔

شازیہ نے غصے سے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔۔

وہ بھی مانگ لے گا اس کا غصہ ایسا ہی ہے وقتی جب اترے گا اس کے اگے پیچھے پھیرے گا۔۔۔

نازش نے پھر سے ماہا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں جانا اماں۔۔۔پلیز اپ جائیں۔۔

ماہم اب شازیہ کے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

اماں چلیں۔۔۔کیوں منت ساجت کر رہی ہیں۔۔۔

دانیال اسی وقت کمرے میں داخل ہوتے ہی ناگواری سے نازش سے گویا

ہوا تھا۔۔۔

ماہا اٹھو چلو دانیال کے ساتھ۔۔۔

باسط نے اکر رعب دار اواز میں کہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔۔

ماہا نے بھاری ہوتی ہوئی اواز میں انسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

باسط صاحب اپ تو چپ ہی رہیں بچی اس وقت بھی پیٹتی رہی مجھے شادی نہیں کرنی اس سے اپ نے جھونک دیا میری بچی کو۔۔۔

شازیہ تنک کر بولی تھی۔۔۔

تم چپ کرو۔۔۔بیو قوف عورت بچی کا گھر اجاڑ رہی ہو۔۔۔دانیال بیٹا غصہ تھوک دو۔۔۔رک جاؤ شادی تک۔۔۔پھر کل چلے گی یہ تمھارے ساتھ۔۔۔

باسط نے اب ماتھے پر بل ڈالے کھڑے دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکل معزرت میں اب مزید نہیں رک سکتا۔۔اسے اپ کچھ دن اور یہاں رکھیں۔۔۔میں اکر لے جاؤں گا۔۔۔

دانیال نے غصہ ضبط کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں انے کی مجھے نہیں رہنا اپکے ساتھ۔۔۔

ماہا نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ماہا چپ کرو بلکل۔۔۔

باسط نے اونچی اواز میں ڈانٹا تھا۔۔

چلو دانیال بیٹا۔۔۔پاگل ہے یہ۔۔۔

وہ دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر باہر کی طرف چل دیئے تھے۔

اماں میرے کپڑے پریس نہیں ہیں۔۔۔

دانیال اپنے ہاتھ میں شرٹ پکڑے کچن تک ایا تھا۔۔۔

بیٹا مجھے اب کہاں یاد رہتا ہے۔۔مجھے کہہ دیا کرو۔۔۔

پراٹھے کو پلٹتے ہوئے پریشان سی شکل میں نازش نے کہا۔۔۔

جب سے ماہم ائی تھی انھوں نے کچن کا کام کم کر دیا تھا اور اج ان کو مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

فراست تو باہر مقیم تھے۔۔۔وہ اور دانیال گھر میں ہوتے تھے یا پھر بعد میں ماہم اگئی تھی اور جب سے ماہم ائی تھی وہ تو بس ارام طلب ہی ہو گئی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاہور سے واپس ائے ان کو اج تیسرا دن تھا اج دانیال کو افس جانا تھا۔ تین راتیں بے چینی میں گزاری تھیں اس نے رات بھر جاگنے کی وجہ سے انکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔ماہا کے رویے نے اسے اندر سے کاٹ کر رکھ دیا تھا۔۔ماہا اس کی پہلی محبت تھی۔۔۔وہ جو خود کو بہت مضبوط سمجھتا تھا بری طرح اپنی بیوی کی محبت میں گرفتار تھا یہ اسے ان تین دنوں میں با خوبی اندازہ ہوگیا تھا۔۔ہر جگہ بس وہ ہی نظر ا رہی تھی۔۔ اس کا ہنسنا بچوں جیسی شرارتیں۔۔اسے تنگ کرنا۔۔۔اس کی قربت سب

کچھ۔۔اور اس کی نفرت بھرے الفاظ اس کی انکھوں کے کونے بھگونے کا باعث بن رہے تھے۔۔۔۔

اچھا رکیں میں خود کر لیتا ہوں۔۔

وہ مریلے قدموں کے ساتھ چلتا ہوا استری سٹینڈ تک ایا تھا۔۔۔

ایک سال ہونے کو تھا اس ایک سال میں ایک دفعہ بھی تو وہ استری کے قریب نہیں گیا تھا۔۔۔ماہا ٹھیک ہو یا بیمار اسے کپڑے استری ہی ملتے تھے۔۔۔

کپڑے استری کرنے کے بعد وہ بے دلی سے ناشتے کے میز پر ایا تھا۔۔۔ ماہا بھاگتی دوڑتی نظر ا رہی تھی۔۔۔کیسے بوکھلائی سی پھرا کرتی تھی وہ صبح کو کہ دانیال کہ کسی کام میں غلطی نہ کر بیٹھے۔۔۔

اماں۔۔۔فرائی نہیں لیتا اب میں انڈا۔۔۔ماہا املیٹ بناتی تھی۔۔

بے ساختہ اپنے سامنے فرائی انڈا دیکھ کر وہ کہہ گیا تھا اور پھر چپ سا ہو گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بنا دیتی ہوں رکو۔۔۔

نازش نے جلدی سے انڈے کی پلیٹ اٹھائی تھی۔۔۔۔

اماں۔۔۔رہنے دیں۔۔۔۔

دانیال بے دلی سے کرسی دھکیل کر اٹھا تھا۔۔۔

اور مریل قدموں سے چلتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہا ادھر بیٹھی ہو اندھیرے میں۔۔۔

سائرہ نے مدھر سی اواز میں کہا۔۔۔

سائرہ کی اواز پر ایک دم سے چونک کر وہ خیالوں سے باہر ائی تھی۔۔۔ اج پانچ دن ہو گئے تھے اور دانیال نے ایک دفعہ بھی میسج یا کال نہیں کی تھی۔۔۔وہ انھی خیالوں میں گم رات کے وقت صحن میں لگے جھولے پر بیٹھی تھی۔جب اس کی منجھلی بھابھی سائرہ اس کے پاس ائی تھی۔۔۔

ویسے ہی بھابھی ہوا اچھی چل رہی۔۔۔اپ اس وقت۔۔۔

جلدی سے انکھوں کو صاف کیا تھا۔۔

تمھارے بھائی ائے ہیں باہر سے دروازہ کھولنے لے لیے ائی تھی۔۔۔

سائرہ اس کے ساتھ جھولے پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

بھائی۔۔۔وہ تو ا گئے تھے نہ افس سے۔۔۔

ماہا نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

ہاں ا گئے تھے اس وقت ذرا دیر کے لیے دوستوں کی بیٹھک ہوتی وہاں جاتے کچھ دیر اجکل وہ کوئی میچ چل رہے کرکٹ کے تو وہ دیکھتے اکٹھے بیٹھ کر۔۔

سائرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

سائرہ کی شادی کو دو سال ہوئے تھے ابھی۔۔۔ماہا نے حیرانگی سے اس کے چہرے کا جائزہ لیا تھا۔۔وہاں کوئی جلن کوئی بے چینی نہیں تھی۔۔۔

بھابھی۔۔۔ایک بات پوچھوں۔۔۔؟

گھٹی سی اواز میں ماہم نے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔پوچھو۔۔۔

سائرہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

سائرہ اور اس کا بھائی عدیل اکٹھے پڑھتے تھے بعد میں دونوں کی پسندیدگی کی وجہ سے ان کی شادی ہوئی تھی۔۔۔

بھابھی اپکو غصہ نہیں اتا بھائی پر؟؟بھائی شروع سے ایسے لا پرواہ ہیں۔۔۔

ماہا نے ناخن سے جھولے کو کھرچتے ہوئے کہا۔۔۔

غصہ کس بات کا۔۔۔؟

سائرہ نے حیران سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

مطلب اپ یہ نہیں چاہتی بس ہر وقت اپ کے ساتھ ہی رہیں وہ۔۔ مدھم سی اواز میں رک رک کر کہا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔شادی کا مطلب یہ تھوڑی نہ ہے کہ بس ایک ادمی اپنی ہر خوشی بس اپ سے ہی جوڑ لے۔۔۔

سائرہ نے میٹھے سے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی۔۔نرم دل سی ہر وقت مسکرانے والی سمجھدار سی۔۔۔

ماہا۔۔میری امی کہا کرتی تھیں۔۔۔کہ اگر شوہر کو زیادہ باندھنے کی کوشش کرو تو وہ دور ہونے لگتا ہے۔۔۔یہ رشتہ چار چیزوں سے خوشگوار بنتا ہے۔۔۔

وہ ماہا کی بے چینی کو بھانپ گئی تھی اور اب اس کے جھکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

محبت۔۔۔اعتماد۔۔۔عزت۔۔۔اور سپیس۔۔مطلب ازادی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سائرہ نے مسکرا کر اس کے چہرے کو محبت سے اوپر کیا۔۔۔

یہ چار چیزیں دونوں اطراف سے ہونی چاہیے۔۔۔

سائرہ نے لب بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھو پابندیاں تو ہم ماں باپ کی نہیں برداشت کر پاتے۔۔تو بیوی اگر شوہر پر لگانا شروع کر دے۔۔۔

سائرہ نے دھیمے سے لہجے میں گہری بات کہہ دی۔۔۔

کہ اپ دوستوں کے پاس نہ جائیں۔۔۔اپ کسی لڑکی سے چاہیے اپکی کولیگ ہو بات تک نہ کریں۔۔۔اس کی مرضی سے سوئیں اس کی مرضی سے جاگیں۔۔۔تو وہ اکتانے لگے گا۔۔

سائرہ اہستہ اہستہ گردن ارد گرد گھماتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی۔

اسے اعتماد دیں۔۔۔اپ کا جو مقام ہے وہ تھوڑی دیر بات کرنے والی لڑکی کا کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔اپکو اس کے دل کی ملکہ بننا ہے اس کے لیے گھٹن نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بڑے رک رک کر بول رہی تھیں۔۔۔

اور ماہا حیرانگی سے سن رہی تھی۔۔۔

یہ رشتہ بہت عجیب ہوتا ایک لمحہ تو ایسا غصہ اتا اپنے شوہر پر کہ دل کرتا اس کا خون ہی کر دیں۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اس پر اتنا پیار اتا کہ اپنا سب اس پر نچھاور کر دیں۔۔۔

وہ مسکرا کر چمکتی انکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھیں۔

اگر اس رشتے کی اہمیت کو نہ سمجھیں تو یہ اندر سے کھوکھلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔۔۔دونوں نفوس ایک دوسرے سے بے زار ہونے لگتے ہیں۔۔ جسم کی طلب بھی ختم ہونے لگتی ہے۔۔اسے روح کا رشتہ بنانا چاہیے۔۔ ایک دوسرے کے احساسات اس کے شوق کو اس کے ساتھ ہی قبول کرنا چاہیے نہ کہ اسے بدلنے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔۔۔

وہ ایک ہی سانس میں اس کو بہت سی ایسی باتیں سمجھا گئی تھیں جو بہت ضروری تھیں۔۔۔جو ہر لڑکی کو شادی سے پہلے ہی پتہ ہونی چاہیے۔۔۔ شوہر کو باندھ کر رکھنے سے وہ بے زار ہو جاتا ہے۔۔۔

اچھا میں چلتی ہوں۔۔۔بہت دیر ہو گئی۔۔۔

سائرہ اسے خیالوں میں گم چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

تمھاری بھابھی کا میچ ہے اج۔۔۔

اسد عجلت میں اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے دانیال سے کہہ رہا تھا۔

بھابھی ابھی بھی کھیلتی ہیں۔۔۔

دانیال نے حیران ہو کر اسد کی طرف دیکھا۔۔۔

اسد دانیال کے افس میں کام کرتا تھا۔۔۔اس کی شادی بھی دو سال پہلے پسند سے ہی ہوئی تھی وہ ایک ٹینس پلیر کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا اس کی محبت کے قصے افس میں کافی مشہور ہوئے تھے اس لیے سب کو پتا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔کیوں۔۔۔؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسد نے تھوڑی حیران سی شکل بنا کر دیکھا۔۔

میرا مطلب میں سمجھا تھا شاید شادی کے بعد تم نے روک دیا ہوگا۔۔۔

دانیال نے جزبز سا ہو کر کہا۔۔۔

کیوں بھئی۔۔۔اس کا شوق ہے کھیلانا۔۔۔میں کیوں رکوں گا۔۔۔

اسد نے کار کی چابی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

تمہیں اچھا لگتا ہے۔۔۔؟

دانیال نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔۔۔

میرے اچھا لگنے یا نہ لگنے سے کیا ہوتا ہے۔۔یہ اس کی زندگی ہے جیسے وہ جینا چاہیے۔۔۔

اسد نے مسکرا کر کہا۔۔

لیکن وہ بیوی تو تمھاری ہے۔۔۔

دانیال نے گھٹی سی اواز میں کہا۔۔۔

بیوی ہے کوئی غلام تو نہیں۔۔جسے رسیوں میں جکڑ لوں۔۔۔کھیلنے میں اس کی خوشی ہے مجھے اس کی خوشی کے لیے دل بڑا کرنا چاہیے۔۔۔

اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

دانیال ایک دم سے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

اپنی کیے ہوئے بہت سارے دھونس یاد ا گئے جو وہ ماہم پر جماتا رہا تھا۔

یار یہ عورت نہ ہماری پسلی کی ٹیڑھی ہڈی سے بنی ہے۔۔۔اس کو ایسا ہی رہنے دیں تو یہ ٹھیک رہتی ہے اگر اپنے مطابق سیدھا کرنے کی کوشش کریں تو ٹوٹ جاتی ہے اور ٹوٹی ہوئی بیوی اپکو سکون نہیں دے سکتی۔۔۔ اسد اس کے چہرے کی پریشانی دیکھ کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

ہمارے ہاں مردوں کا یہ المیہ ہے کہ اپنی بیوی کو زندگی کی ہر سہولت دیتے ہیں لیکن وہ نہیں دے پاتے جس میں وہ خوش ہو۔۔۔وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔اس کے اندر کیا ٹیلنٹ ہے۔۔۔اگر وہ کسی کام میں کمتر ہے تو کسی کام میں تو اچھی ہوگی نہ۔۔۔کیا ہم اس کی غلطی کو نظر انداز کر کے اس کی خوبی کو نہیں دیکھ سکتے۔۔۔وہ بھی تو ہماری طرح انسان ہی ہے نہ۔۔۔اپنا گھر بار چھوڑ کر اتی۔۔۔لیکن وہ ساری عمر جن طور طریقوں میں گزار کر اتی ہے کیا وہ ایک دم سے ان کو بدل سکتی ہے۔۔۔

اسد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے کہہ رہا تھا وہ شاید اپنی صفائی دے رہا تھا کہ کیوں اس نے اپنی بیوی کو شادی کے بعد بھی کھیلنے سے نہیں روکا۔۔۔لیکن اس کی باتیں دانیال کا دل اور ذہن ضرور صاف کر

رہی تھیں۔۔۔

ہم شوہر صرف یہی کیوں چاہتے بس بیوی ہی جھکے ہر دفعہ بس بیوی ہی خود کو بدلے ہمارے لیے۔۔۔ہم کیوں نہیں پہل کرتے خود کو بدلنے کی جب وہ ہمیں دیکھیں گی تو وہ بھی کچھ قدم اگے بڑھیں گی۔۔۔

اسد مسکرا رہا تھا۔۔۔

میری بیوی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔لیکن اسے اپنی کھیل سے بھی بہت محبت ہے۔۔۔اور مجھے اس کی محبت سے محبت کرنی ہے۔۔اس کے لیے گھٹن نہیں بننا۔۔۔

اسد نے لب بھینچ کر وہ بات کہی جو اسے شرمندہ کر گئی۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں وہ میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔

وہ جا چکا تھا لیکن دانیال سر کو کرسی کی پشت پر ٹکائے پر سوچ انداز میں بیٹھا تھا۔۔۔

ماہم۔۔۔کھانا کھاؤ ا کر باہر۔۔۔

شازیہ نے اندھیرے کمرے کی لائیٹ جلاتے ہوئے کہا۔۔

امی دل نہیں چاہ رہا۔۔۔کچھ بھی کھاتی ہوں چکر سے انے لگتے ہیں اور متلی سی محسوس ہوتی ہے۔۔۔

بازو کا سہارا لے کر وہ بستر سے اٹھی تھی اور گالوں پر لڑھکتے انسو صاف کیے تھے۔۔۔

میں عابد سے کہتی ہوں گاڑی نکالے چلو ڈاکٹر کے پاس۔۔

شازیہ نے پریشان ہو کر ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

امی رہنے دیں نہ۔۔۔

ماہا نے بے زار سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

وہ ایک ہفتے میں برسوں کی بیمار لگ رہی تھی۔۔۔

کیا رہنے دیں اپنی شکل تو دیکھ ایک ہفتے میں زرد ہو گئی ہے۔۔

شازیہ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تڑپتی ممتا کو تھپکتے ہوئے کہا۔۔

اور ایک وہ ہے جسے پرواہ تک نہیں تمھاری۔۔۔

شازیہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے اور ناگوار لہجے میں کہا۔۔۔

امی۔۔۔ایسی بات نہیں۔۔۔بہت سی جگہوں پر میں نے بھی غلط کیا ہے

ان کے ساتھ۔۔۔

اچانک دانیال کی برائی اپنی ماں کے منہ سے سن کر اسے اچھا نہیں لگا

فورا سے وکالت کی۔۔۔

اور پھر ایک دم سے منہ پر ہاتھ رکھے وہ بیڈ سے اتری تھی اور واش

روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

شازیہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟؟

شازیہ نے اس کی پیٹھ ہر ہاتھ رکھا جو بہت بری طرح اوازیں نکالتے

ہوئے متلی کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

امی دل پھر سے اچھل رہا ہے۔۔۔

ماہا نے اکھڑتی سانسوں کے ساتھ گھٹی سی اواز میں کہا۔۔۔زور لگانے سے انکھوں میں پانی اگیا تھا۔۔۔۔

وہ باہر ا کر بیڈ پر ڈھے سی گئی تھی۔۔۔۔

چلو اٹھو جلدی سے۔۔۔

شازیہ پریشان سی ہو گئی تھیں اس کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔

میں عابد کو کہتی ہوں۔۔۔

پھر اسے چھوڑ کر وہ ماہا کے بڑے بھائی کو اوازیں لگاتی ہوئی باہر نکلی تھیں۔۔۔

ابھی مجھ میں کہیں باقی تھوڑی سی ہے زندگی۔۔۔

جگی دھڑکن نئی۔۔۔جانا زندہ ہوں میں تو ابھی۔۔۔

اک ایسی چبھن اس لمحے میں ہے۔۔۔یہ لمحہ کب تھا میرا۔۔۔۔

گانے کے بول اور ماہا کی یاد دنوں تڑپا رہے تھے۔۔۔

فواد کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں اس نے اج سب دوستوں کو بلایا تھا۔۔۔پر پتہ نہیں کیوں کہیں بھی جانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

جب سے اسد کی باتیں سنی تھیں دل عجیب بے چین ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی کوتاہیوں کا احساس ہونے لگا تھا۔۔۔

ماہا کو ہر بات میں ٹوکتا تھا میں۔۔

کار کے سٹیرنگ مضبوطی سے پکڑے وہ سوچ رہا تھا۔۔۔بال بکھرے ہوئے تھے شیو بڑھی ہوئی تھی۔۔۔انکھیں رت جگے کی گواہ تھیں۔۔۔

اس کی شرارتیں اس کا بچگانہ پن۔۔۔اس کے قہقے سب ہی تو ٹوک ٹوک کر بند کروا دیے تھے اس نے۔۔۔اب وہ ہنستی بھی تھی تو سوچ کر۔۔۔

اج یہ سوچ کر اس کا خود دل دکھ رہا تھا۔۔اج وہ خود کو ماہم کی جگہ رکھ کر سوچ رہا تھا تو اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اہستہ سے چلتا ہوا وہ روز کے معمول کے مطابق نازش کے کمرے میں

ایا تھا۔۔۔

اگئے۔۔۔اج بہت دیر کر دی بیٹا۔۔۔میں تو گھبرا جاتی ہوں اکیلے گھر میں

اب۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں اسے دیکھتے ہی اٹھ بیٹھی تھیں۔۔۔

ماہم ہوتی تھی تو اتنا سکون کا احساس ہوتا تھا۔۔۔مجھ سے باتیں کرتی تھی

اکٹھے سریل دیکھتے تھے ہم۔۔۔

وہ بری طرح ماہم کو یاد کر رہی تھیں۔۔۔

لینے جا رہا ہوں اپ کی بہو کو کل۔۔۔

دانیال نے سر نیچے جھکاتے ہوئے مدھم سی اواز میں کہا تھے۔۔۔

میری بہو کو لینے جانا ہے تو مت جا۔۔۔

نازش کی اواز خفگی بھری تھی۔۔۔

مطلب۔۔۔؟؟

دانیال نے چونک کر دیکھا۔۔۔

اپنی بیوی کو لینے جا رہا تو جا۔۔۔

منہ پھلا کر انھوں نے کہا تھا۔

اماں مجھے معاف کر دیں۔۔۔اس دن سے ماہم کے حوالے سے اپ کو بھی باتیں سناتا رہا میں۔۔۔

دانیال نے شرمندگی بھرے لہجے میں سر جھکا کر کہا تھا۔۔۔

بیٹا۔۔۔یہ رشتہ تو ازل سے ہے ابد تک رہے گا۔۔۔

نازش نے مدھم سی اواز میں شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا تھا۔

حضرت ادم کو جب خدا نے پیدا کیا تو وہ اکیلے تھے۔۔۔پھر ان کے دل بہلانے اور تسکین اور محبت کے لیے خدا نے حضرت ادم کی پسلی سے ہی مٹی لے کر اماں حوا کو سینچا۔۔۔شوہر اور بیوی یہ وہ پہلا رشتہ ہے جو دنیا میں ایا۔۔۔اور مرنے کے بعد بھی صرف واحد یہی ایک رشتہ ہوگا جو قائم رہے گا۔۔۔

اماں اس کے سر ہر ہاتھ پھیرتے ہوئے دھیرے سے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔

اماں۔۔۔میں اپنی ماہا کو لینے جا رہا ہوں۔۔۔

دانیال نے مسکراتے ہوئے نازش کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

اپ چلیں گی ساتھ۔۔۔؟؟

بڑے جزب سے کہا۔۔۔

نہیں اس دفعہ تم ہی جاؤ گے۔۔۔

نازش نے محبت سے گال تھپتھپایا تھا دانیال کا۔۔۔

کیا سچ کہہ رہی ہیں ڈاکٹر۔۔؟؟

شازیہ نے پر جوش لہجے میں کہا اور چمکتی انکھوں سے ایک دفعہ ماہا اور دوسری دفعہ ڈاکٹر کو دیکھا۔۔۔

جی جی۔۔۔بلکل ماشاللہ۔۔ماہا تھوڑی ویک ہے اس کو کہیں اپنا خیال رکھے

بچے کی گروتھ کے لیے ضروری ہے۔۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ماہا کا چہرہ جو زرد پڑا تھا ایک دم سے کھل گیا تھا۔۔۔وہ اور دانیال اب کچھ پریشان سے رہنے لگے تھے شادی کو ایک سال ہونے جا رہا تھا۔۔۔ لیکن اج ان کی دعائیں رنگ لائی تھیں۔۔ماہم کا دل کیا وہ اڑ کر دانیال کے پاس چلی جائے اور سینے سے لگ کر یہ خوشی بتائے۔۔۔

جی جی کیوں نہیں۔۔۔

شازیہ نے پر جوش لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اللہ کا شکر ہے۔۔۔

شازیہ نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر کہا تھا۔۔۔

میں کرتی ہوں نازش کو کال ذرا بتاتی ہوں۔۔۔دیکھنا تو ائے گا دانیال ایڑیاں رگڑتا ہوا۔۔۔

کار میں بیٹھتے ہی شازیہ نے ناک چڑھا کر کہا تھا۔۔۔

امی۔۔۔اپ کسی کو نہیں بتائیں گی۔۔۔میں خود بتاؤں گی دانیال کو۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔اور پھر گاڑی کی کھڑکی سے باہر تھوڑا سا چہرہ نکال کر گہری سانس لی تھی۔۔۔

فون کی میسج ٹون پر ٹی وی دیکھتے ہوئے دانیال نے فون اٹھایا تھا۔۔۔

جیسے ہی میسج کھولا تو اسکی بچپن کی تصویر کے نیچے لکھا تھا کمنگ بیک۔۔

اور نیچے لکھا تھا۔۔۔

بابا مجھے لینے ا جائیں۔۔۔

اوہ۔۔۔

دانیال کا ہاتھ ایک دم سے ہونٹوں پر گیا تھا۔۔۔اس کی انکھیں چمک گئی تھیں۔۔۔دل عجیب طرز سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ مسکراتے چہرے اور خوشی سے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ ماہم کا نمبر ملا رہا تھا۔۔۔

کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟؟

ماہم کے فون اٹھاتے ہی دانیال نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

لاکھ بری صحیح۔۔پر جھوٹ کبھی نہیں بولا اپ سے۔۔۔

ماہم نے ہونٹ دانتوں میں دبا کر مدھر سی اواز میں کہا۔۔۔

نہیں تم بری نہیں ہو میری جان۔۔

محبت بھرے لہجے میں دانیال نے دھیرے سے کہا۔۔

برا تو میں کرتا رہا۔۔۔

شرمندہ سا لہجہ تھا۔۔۔

دانی۔۔۔مجھے لینے ا جائیں میں نہیں رہ سکتی اپ سے دور۔۔۔

ماہم نے روتے ہوئے بھاری اواز میں کہا۔۔۔

تو میں کہاں جی رہا تھا اتنے دن سے۔۔۔

محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔

شکوہ نہیں کروں گی اب۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انسو گالوں سے صاف کرتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا ماہم نے۔۔

اور میں کسی بھی بات سے نہیں روکوں گا۔۔۔

دانیال نے شرمندہ مگر محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

میں بھی نہیں روکوں گی فواد اور اذر سے ملنے سے۔۔۔

بچوں کی طرح لاڈ سے کہا۔۔۔

مجھے بھی تمھارے اونچے قہقھے سننے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیال نے بھیگی سی اواز میں کہا۔۔۔

اب کبھی سالن سے بال نکلا تو۔۔۔؟؟؟

ماہم نے شرارت سے کہا۔۔۔

تو مسکرا کر پھر سے سالن ڈال لاؤں گا۔۔

شرارت اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

فواد کی شادی ا رہی۔۔۔

پر جوش انداز میں کہا۔۔دل کا بوجھ ایک دم سے اترا تھا۔۔۔

اچھا سچ۔۔۔جائیں گے اپ۔۔۔؟؟

چہکتی ہوئی اواز میں کہا۔۔

جان دانیال اجازت دے گی تو ہی۔۔۔

شرارت سے کہا۔۔۔

نہیں اپکا دوست ہے اس کی زندگی کا اتنا اہم موقع ہے اپکو جانا ہے اور میری اجازت کی ضرورت نہیں ہے بلکل۔۔

بڑے جزب سے کہا۔۔۔

ارے واہ میری چھوٹی سی بیوی تو سمجھدار ہو گئی ہے۔۔۔

دانیال نے قہقہ لگایا تھا۔۔

جی بلکل۔۔۔۔

ماہا نے شرماتے ہوئے مدھر سی اواز میں کہا۔۔۔

کیا کر رہے جو سانس چڑھا ہوا۔۔۔

ماہم کو ایک دم محسوس ہوا دانیال ساتھ ساتھ کو کام کر رہا ہے بات کرتے ہوئے۔۔

پہلے صبح انا تھا۔۔۔

شرارت سے کہا۔۔

اب ابھی نکل رہا ہوں۔۔۔

محبت بھرے بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے ارے۔۔۔نہیں صبح ہی اپے گا۔۔۔

ماہا نے ایک دم فکر مندی اور محبت سے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

چپ۔۔۔بلکل چپ۔۔۔ابھی۔۔۔اب ایک دن بھی تمھارے بنا نہیں رہا جائے گا۔۔۔

دانیال نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اور ماہم کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔۔۔

اور دانیال اندر تک سرشار ہو گیا تھا۔۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین